اکتوبر تا دسمبر 2014

سہ ماہی مجلہ

صوت المفلحات

حیدرآباد

شائع کردہ :

شعبۂ صحافت جامعۃ المفلحات، کوتہ پیٹھ، بارکس، حیدرآباد (الہند)

منہاج السلفیہ

کے زیر اہتمام

منہاج السنۃ النبویۃ ﷺ لائبریری

حیدر آباد دکن میں منہج سلف صالحین پر مشتمل مستند کتب کا پی ڈی ایف ذخیرہ کا مرکز

MINHAJ'US SUNNAT-UN-NABAVIYA ﷺ LIBRARY

معزز قارئین توجہ فرمائیں

منہاج السنت (minhaj-us-sunnat) پر دستیاب تمام پی ڈی یف کتب (PDF) قارئین کے مطالعے کے لیے اور دعوتی و اصلاحی مقاصد کے لیے اپلوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی پی ڈیف کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان پی ڈی یف کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغِ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں۔

PDF کتب کی ڈاؤنلوڈنگ کے لیے درجِ ذیل لنک پر رابطہ فرمائیں:

archive.org/details/@minhaj-us-sunnat

طالباتِ جامعة المفلحات کا اصلاحی، علمی و تحقیقی

سہ ماہی مجلّہ صوت المفلحات حیدرآباد

جلد نمبر: ۱	ذی الحجہ-صفر ۱۴۳۶ھ	اکتوبر - دسمبر ۲۰۱۴ء	شمارہ نمبر: ۴

سرپرست اعلیٰ

شریف محمد بن غالب الیمانی الأشراف

مشرف

ابوالکلام عبداللہ مدنی

مدیر مسئول

محمد رفیق سلفی

رئیس التحریر : حافظ سید واجد حسن مدنی

مدیرہ

حمیراء پروین محمد حنیف مفلحاتی

نائب مدیرہ

عائشہ صدیقہ شیخ آصف

مجلس ادارت

- حافظ شفیق الرحمٰن سلفی
- قاری فیاض احمد جامعی
- عبداللہ صدیقی جامعی
- مولانا حبیب الرحمٰن

مجلس مشاورت

- عبدالرحیم مکی
- محمد عارف الدین کلیم مدنی
- حافظ محمد شعیب مدنی
- محمد اسماعیل رحمانی

شائع کردہ:

شعبۂ صحافت: جامعة المفلحات، کوتہ پیٹھ، بارکس، حیدرآباد۔الہند 500 005

فہرست مضامین

شمار	مضامین	مضمون نگار	صفحہ
1	تأثرات	اصغر علی امام مہدی سلفی (ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند دہلی)	3
2	اداریہ (سال میں کئی 6 ردسمبر)	سید واجد حسن مدنی	5
3	درس قرآن (محرمات کا بیان)	حمیراء پروین محمد حنیف	10
4	درس حدیث (اتحاد میں برکت ہے)	آشکارہ پروین بنت سید احمد	13
5	توحید حاکمیت	سید حسین بن عثمان مدنی	16
6	تلاوت قرآن کے آداب	سعیدہ تبسم بنت ندیم اللہ	19
7	حافظ قرآن کی اہمیت	رحیمہ فاطمہ بنت شیخ محبوب	23
8	عذاب قبر کے اسباب	ثنا تبسم بنت شمس الدین	27
9	جشن میلاد النبی ﷺ سو فیصد من گھڑت	سمیہ بنت محمد رفیق سلفی	30
10	غدیر خُم	ثانیہ بنت حامد عبداللہ یمانی	34
11	کھانے پینے کے اسلامی آداب	رحیم النساء بنت محمد جمشید	39
12	تربیتِ اولاد	سمیرہ بنت محمد مرتضیٰ عمری	42
13	بگڑتے ہوئے معاشرہ کا ذمہ دار کون؟	شیخہ فاطمہ بنت شیخ آصف	46
14	کیا خودکشی مسائل کا حل ہے؟	سیدہ شاہانہ صدیقہ بنت سید معین الحسن	50
15	مسلمانوں پر ظلم کا اسلامی حل	رقیہ بنت عبداللہ بن محمد	54
16	حمل السلاح علی المسلم حرام	عائشہ صدیقہ بنت شیخ آصف	57
17	فتاویٰ	ابوالکلام عبداللہ مدنی	60
18	اخبار جامعہ	حمیراء پروین بنت محمد حنیف	63
19	మానవ మనసు	ثنا آفرین بنت عبدالرزاق	68
20	Some Prohibition In Islam	حنا کوثر بنت محمد اسماعیل	71

کمپوزنگ : محمد مسرور عالم یاقوت پورہ حیدرآباد۔ موبائل: 9963634877

تأثرات

اصغر علی امام مہدی سلفی
ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی

الحمدللّٰہ والصلاۃ والسلام علی خاتم الأنبیاء محمد بن عبداللّٰہ وعلی آلہ وصحبہ أجمعین.

قلم گوید کہ من شاہ جہانم
قلم کش را بدولت می رسانم

قلم کی طاقت وتاثیر اور اثر ونفوذ اور کردار کا قائل زمانہ رہا ہے۔ اللہ جل شانہ نے بھی قلم کی قسم کھائی اور اس کو ''اکتب'' کے ذریعہ کائنات مقادیر الخلائق کو محفوظ فرمادیا ہے۔ آج کا دور قلم وقرطاس کے حوالہ سے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل زمانہ مانا گیا ہے۔

قوموں کے عروج وزوال اور تعمیر وترقی میں اس کا اہم کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے جہاں میں اس کے نظام واحکام کو صحیح طور پر قلم وقرطاس کے ذریعہ عام نہ کیا گیا، تو دنیا اور قعر مذلت میں تیزی سے گرتی چلی جائے گی۔

ایسے میں دین کے قلعوں مدارس وجامعات اسلامیہ کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ ان کے نونہالان قلم کو مضبوطی سے تھام کر میدان میں اُتریں اور سسکتی ہوئی انسانیت کو اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلائیں۔

مجھے بیحد مسرت ہے کہ **جامعۃ المفلحات** کا سالانہ مجلّہ ''**صوت المفلحات**'' اب سہ ماہی مجلّہ بن گیا ہے، اور ان کے ذمہ داران خصوصاً شریف محمد بن غالب الیمانی الاشراف حفظہ اللہ،

ان کے رفقاء اور محنتی ومخلص اساتذۂ کرام، معلمین ومعلمات اور ہونہار طالبات نے جامعہ کو ہر طور پر مادی ومعنوی ترقی دینے کے ساتھ ساتھ صحافت اور تحریر کے میدان میں بھی اس کو ترقی کی اونچائی پر پہنچانے کا عزم کرلیا ہے اور ''جولائی تا ستمبر'' کا شمارہ اس پر شاہد عدل ہے۔ میں اس کے سرپرست، مشرف، مدیر مسئول، رئیس التحریر، مدیرہ، نائب مدیرہ اور مجلس ادارت ومشاورت اور جملہ طلبہ وطالبات اور معلمین ومعلمات کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ جماعت اہل حدیث کا یہ جنوبی قلعہ اور مستحکم ہو، کتاب وسنت کا کام پورے آب وتاب اور قوت وتوانائی کے ساتھ انجام دیتا رہے اور ابدالآباد تک ترقیات کے ساتھ قائم ودائم رہے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

وصلی اللہ علی النبی وسلم

☆☆☆☆☆

ADDRESS OF

SAUTUL MUFLIHAAT

Jamiatul Muflihaat H.No: 3-62/1,
Kothapet, Salala, Barkas, Hyderabad - 500 002. (T.S) India.
Tell:09014138119 / 09247025600
sayyadwajid1@gmail.com

ادار یہ

سال میں کئی 6/دسمبر

سید واجد حسن مدنی / لاتور، مہاراشٹرا

نائب شیخ الجامعہ

ہندوستان بھر میں مسلم بادشاہوں کی تعمیر کردہ چھوٹی بڑی مساجد کا جال بچھا ہوا ہے، جسکی وجہ سے آج تک انکی یادیں تازہ ہیں، انکے اس مستحسن کارنامے سے ان شاءاللہ وہ نبی ﷺ کے قول: "من بنی للہ مسجدا بنی اللہ له بیتا فی الجنة" (متفق علیه) کے مطابق جنت میں محل کے مستحق ہونگے۔

بادشاہوں کی ان مساجد میں مغلیہ سلطنت کے پانچویں وارث شہاب الدین محمد شاہ جہاں کی 1650ء میں بنائی ہوئی دہلی کی "جامع مسجد" اور قطب شاہی سلطنت کے پانچویں سپوت محمد قلی قطب شاہ کی 1694ء میں تعمیر کردہ حیدرآباد کی "مکہ مسجد" کو کافی شہرت حاصل ہے۔

1947ء میں ملک کی آزادی کے بعد سے ان کی بعض مساجد آج تک آباد ہیں تو بعض کی عمارتیں ہیں لیکن داخلہ ممنوع ہے اور کتنی مساجد ایسی ہیں جن کا نام ونشان خود مٹ گیا یا انکو منہدم کردیا گیا، انہی مساجد میں سے 1527ء میں تعمیر کی گئی ہندوستان کے پہلے مغل بادشاہ ظہیر الدین محمد بابر (14/2/1483-26/12/1530) کی "بابری مسجد" ہے، جس کو ملک کے ہندو اکثریتی فرقہ نے قانون کو بالائے طاق رکھ کر افرادی قوت کا بیجا استعمال کرکے 6/دسمبر 1992ء میں شہید کردیا۔ اس دن کو ملک کا سیاہ دن مانا جاتا ہے۔ یہ حادثہ ملک میں کسی بھی مسجد کی شہادت کا سب سے بڑا حادثہ تھا، آج تک مسلمان اسکو بھول نہیں پائے کیوں کہ اسکے فوری بعد جو فسادات پھوٹ پڑے ان میں ہزاروں مسلمانوں کو جانی ومالی نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔

سال میں جیسے ہی 6/دسمبر آتا ہے کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں، کلکٹر اور کمشنر کے سامنے

ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے،عوام میں مسجد سے ہمدردی ثابت کرنے کیلئے مسابقت ہوتی ہے،علماء کرام اور مسلم تنظیمیں اپنی آواز کو پارلیمنٹ تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، جلوس کا اہتمام ہوتا ہے،مسجد سے محبت کے ترانے گائے جاتے ہیں،اسی جگہ دوبارہ مسجد بنانے کا عہد کیا جاتا ہے۔

یقیناً یہ اچھی بات ہے، اچھا جذبہ ہے اور اچھا عزم ہے لیکن یہ ان کے چہرے کا وہ رخ ہے، جو صرف ہاتھی کے بڑے دانتوں کی طرح دکھائی دیتا ہے۔دوسرا رخ تو وہ ہے جس پر پردہ پڑا ہوا ہے، اگر اس پردہ کو ہٹایا جائے تو مسلم ہی نہیں غیر مسلم قوم بھی انکے چہرے کو دیکھکر چیخ پڑے گی کہ ''یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود''۔

میں اگر کہوں کہ اس ملک میں سیکڑوں مساجد سرکاری اجازت کے باوجود تعمیر ہونے سے صرف اس لئے رکی ہوئی ہیں کہ مسلمان اس کی تعمیر کے خلاف ہیں، تو آپ کو تعجب ہوگا لیکن یہ ایسی حقیقت ہے کہ اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور یہ وہ مسلمان ہیں جنکے علماء اپنے آپ کو ''سواد اعظم'' کہتے ہوئے نہیں تھکتے، انہیں اپنے اکثریت پر ہونے کا اتنا گھمنڈ ہے کہ اللہ کے گھر کی تعمیر بھی برداشت نہیں ہوتی۔

یہاں بعض ایسی مساجد ہیں جنہیں اس مسلم اکثریتی فرقہ نے آگ لگائی، قرآن کو جلا کر خاکستر کردیا، جائے نماز اور حدیث کی کتابوں کو نذر آتش کردیا، شاید انہوں نے یہ سوچا ہوگا کہ مسجد، قرآن اور حدیث کا ہمارے مسلک سے کیا تعلق ہے۔اس لئے کہ یہ تینوں چیزیں جہاں ایک ساتھ جمع ہوتی ہیں وہاں ان کے مسلک کی عمارت زمیں بوس ہوجاتی ہے۔

الحمدللہ ہندوستانی کورٹوں میں مساجد کے ان دشمنوں کے خلاف مقدمے جاری ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہندو جج اللہ کے گھروں کو نقصان پہونچانے والے مسلم اکثریتی فرقہ کے ان ظالموں کو ضرور ایسی سزا سنائیگا کہ وہ مقام عبرت بن جائے گی۔

تعجب تو ملک کے اردو اخبارات پر بھی ہوتا ہے کہ مسجد کو نقصان پہونچانے والا اگر ہندو

ہوتو صفحہ اول پر اسکی خبر شائع کی جاتی ہے مگر یہی گھناؤنا جرم مسلم اکثریتی فرقہ کے افراد انجام دیتے ہیں تو پورے اخبار کے کسی کونے میں بھی اسکو جگہ نہیں دی جاتی، آخر کیوں؟ وہ مساجد جن کے تقدس کو مسلم اکثریتی فرقہ نے پامال کیا ہے کیا وہ اللہ کا گھر نہیں ہیں؟ کیا مساجد کو نقصان پہونچانا گناہ نہیں ہے؟ کیا مساجد کی تعمیر روکنا کافروں کا سا عمل نہیں ہے؟ لگتا ہے اب اردو میڈیا اور مغربی میڈیا میں فرق صرف زبان کا رہ گیا ہے ورنہ دونوں ہی اکثریت اور طاقتور کی ترجمان ہیں۔

کافی افسوس ہوتا ہے ملک کی بڑی بڑی مسلم تنظیموں پر چاہے وہ مسلم پرسنل لاء بورڈ ہو، جمیعت علماء ہند ہو یا تحفظ سنت کمیٹی و دیگر دسیوں جمعیات و کمیٹیاں ہوں۔ انہوں نے کبھی بھی ان مساجد کے دشمنوں کی مذمت نہیں کی، شہری و ملکی سطح کے مفتیان نے ان کے خلاف کبھی کوئی فتویٰ جاری نہیں کیا، بلکہ شرم کی بات تو یہ ہے کہ بعض مساجد کو نقصان پہونچانے یا ان کی تعمیر کو روکنے میں علماءسوء اور کتاب وسنت سے عاری مفتیان حصہ دار بنے۔ کل قیامت کے دن یہ مفتیان خدا کے سامنے جوابدہ ہونگے۔

سوال یہ ہے کہ!!!

☆ اپنی اکثریت پر ناز کرنے والا یہ مسلم فرقہ اس ناپاک واسلام دشمن راہ پر کیسے چل پڑا؟

☆ آخر کون ہے جو مساجد کو نقصان پہنچانے میں ان کا ساتھ دے رہا ہے؟

☆ کون ہے جو مساجد کی تعمیر روکنے میں انہیں قوت عطا کر رہا ہے؟

☆ آخر یہ کس ادارے کے تربیت یافتہ ہیں؟

☆ وہ کون سا نصاب تعلیم ہے جس سے مسجد دشمنی انکے سینے میں پنپ رہی ہے؟

☆ آخر جمیعت علماء ہند و دیگر اکثریتی فرقہ کی تنظیمیں کیوں ان پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں؟

☆ شہر کے بڑے ادارے، بزرگ علماء اور مشہور مفتیان نے ان کے خلاف آج تک

نوٹس کیوں نہیں لیا؟

اللہ کے گھروں کونقصان پہونچانے والوں پران سب کی خاموشی ضرورکوئی راز رکھتی ہے۔

ہندوؤں کے ہاتھوں بابری مسجد کی شہادت پرواویلا مچانا اور مسلم اکثریتی فرقہ کے ہاتھوں برباد کی گئی مساجد پرچپی سادھنا یقیناً ''بغل میں چھری منہ پہ رام رام'' کی مثال پیش کرتی ہے۔

درد مندانہ اپیل!!!

تمام غیور مسلمانوں سے، خصوصاً جمعیت اہل حدیث کے علماء وعوام سے کہ:

☆ مسلم اکثریتی فرقہ کے بعض افراد کے اس گھناؤنے وگندے عمل کا گمبھیرتا سے نوٹس لیں۔

☆ انکے نام ومسلک کوعام کیا جائے تا کہ ہرہندوستانی کومساجد کے اصلی دشمن کی پہچان ہوسکے۔

☆ اگراس جرم میں کوئی عالم یامفتی شریک ہوتوان کے اداروں کواس سے باخبر کیا جائے۔

☆ مساجد کےان دشمنوں کے خلاف پولیس میں .F.I.R درج کروانا ہرگز نہ بھولیں۔

☆ اردواخبارات میں ان کی تصاویرشائع کی جائیں اگروہ قبول نہ کریں(کیوں کہ اس پرمسلم اکثریتی طبقہ کاغلبہ ہے)تو انگریزی، تلگو، مراٹھی، گجراتی، بنگالی وغیرہ اخبارات میں شائع کروائیں تا کہ مجرمین کامکمل تعاقب کیا جاسکے۔

☆ مسلم پرسنل لاء بورڈ، جمعیت علماء ہندودیگرملی کمیٹیوں میں احتجاج درج کروائی جائے تا کہ وہ اپنی خاموشی توڑکران کے خلاف کاروائی کرنے پرمجبورہوجائیں۔

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندملک بھرمیں، صوبائی جمعیتیں پوری ریاست میں اورشہری جمعیتیں شہر کے ہرچوراہے پرمساجد کےان دشمنوں کے خلاف کانفرنسیں منعقد کرے تا کہ 6/دسمبر کے حقیقی مجرمین کا چہرہ مسلمان وغیرمسلمین کے سامنے بےنقاب ہوجائے۔

☆ ایک قانونی کمیٹی تشکیل دی جائے، تا کہ ملک میں کہیں بھی ایسی ذلیل واسلام مخالف حرکت ہوتو فوراًان پرمقدمہ دائرکر کے گرفتارکروایا جائے۔

پھر بھی یہ دشمنانِ مساجد قانون سے بچ نکلتے ہیں تو ان کا شاید اس بات پر تو ایمان ہوگا کہ جس گھر کو انہوں نے نقصان پہونچایا ہے اس گھر کے مالک کے سامنے قیامت کے دن حاضر ہونا ہی پڑے گا، وہاں ان کی اکثریت کام آئے گی نہ ان کی بڑی بڑی تنظیمیں ان کا ساتھ دے سکیں گی۔

کافر ابرہہ نے کعبہ کو منہدم کرنا چاہا تو ابابیل نے اس کو تباہ کر دیا لیکن مسلم حکمرانوں نے کعبہ کو نقصان پہنچایا تو کوئی ابابیل نہیں آیا؟ حکمت اللہ ہی جانتا ہے۔ بابری مسجد شہید کرنے والے کئی ہندو اللہ کے عذاب کا شکار ہو چکے ہیں لیکن مسجد دارالسلام مدن پلی، مسجد ابراہیم تالاب کٹہ حیدرآباد، مسجد محمدیہ گنٹور کو نقصان پہونچانے والے مسلم اکثریتی فرقے کے ظالموں پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوا، اس کی بھی حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کہاوت ہے ''خدا کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں''۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (سورۃ البقرۃ: 114)

ترجمہ: اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر کئے جانے کو روکے اور انکی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہئے، ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑے بڑے عذاب ہیں۔

اللہ ہر مسلمان کو مسجد کا احترام کرنے اور اسے آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆

درس قرآن

محرمات کا بیان

حمیراء پروین بنت محمد حنیف/گلبرگہ
تدریب الداعیات والمعلمات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ''. (سورۃ البقرۃ : 173)

ترجمہ: تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو حرام ہے۔ پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر :- اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ان اللہ طیب ولا یقبل الا طیبا''. (صحیح مسلم: کتاب الزکوۃ)

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پاک اور حلال چیزیں کھانے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرۃ : 172)

پھر محرمات کو بیان فرمایا تا کہ بندے اس سے بچیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں چار قسم کے محرمات کا تذکرہ فرمایا آیت میں کلمۂ حصر (انّما) کے ذریعہ کسی کے ذہن میں یہ شبہ نہ ہو کہ حرام صرف یہی چار چیزیں ہیں، بلکہ یہ حصر، حصر اضافی ہے، یعنی مخاطبین کے عقیدے اور خیال کو سامنے رکھتے ہوئے حصر لایا گیا ہے، ورنہ دوسرے جانور اور درندے وغیرہ بھی حرام ہیں جو یہاں مذکور نہیں ہیں۔

المیتۃ:- سے مراد ہر وہ حلال جانور ہے جو بغیر ذبح کے طبعی طور پر یا کسی حادثہ سے مرگیا ہو یا خلاف شرع اسے ذبح کیا گیا ہو، مثلاً گلا گھونٹ دیا جائے یا کسی چیز میں گلا پھنس کر گھٹ جائے یا پتھر اور لکڑی وغیرہ سے مارا جائے یا جس طرح آج کل مشینی آلات کے ذریعہ ذبح کا طریقہ ہے جس میں جھٹکے سے مارا جاتا ہے جیسا کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے:

"وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ" (سورۃ مائدہ:3)

ترجمہ: اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مرگیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو۔

اور اسی طرح بندوق کا شکار کیا ہوا جانور جس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام شوکانیؒ نے ایک حدیث کے مطابق اس کو حلال قرار دیا ہے۔ (فتح القدیر)

یعنی اگر بسم اللہ پڑھ کر گولی چلائی گئی اور شکار ذبح کرنے سے پہلے مرگیا تو اس کا کھانا حلال ہے، البتہ حدیث میں دو مردار جانور حلال ہیں (1) مچھلی (2) ٹڈی اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

"أحلت لنا میتتان و دمان: أما المیتتان فالحوت والجراد وأما الدمان فالكبد والطحال" (مسند احمد بروایت ابن عمر)

الدم:- (خون) سے مراد دم مسفوح ہے، یعنی ذبح کے وقت جو خون نکلتا ہے اور بہتا ہے، گوشت کے ساتھ جو خون لگا رہ جاتا ہے وہ حلال ہے اور حدیث میں دو خون کو حلال قرار دیا گیا ہے اور وہ ہے (1) کلیجی (2) تلی (مسند احمد بروایت ابن عمر)

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ:- (وہ جانور جسے غیر اللہ کے نام پر پکارا جائے) اس سے مراد وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر (چاہے وہ لات وعزیٰ، دیوی دیوتاؤں کے نام پر ہو، بزرگان دین واولیاء کرام کے نام پر ہو) ذبح کئے جاتے ہیں اگر چہ کہ ذبح کے وقت اللہ ﷻ کا نام لیا گیا ہو۔ کیوں کہ ان کا مقصد تقرب الٰہی نہیں بلکہ اولیاء کرام کو خوش کرنا ہوتا ہے، اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا:

" لعن اللّٰہ من ذبح لغیر اللّٰہ" (صحیح مسلم)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرتا ہو۔"

اسی حدیث کی بنیاد پر تمام علماء کا اجماع ہے کہ اگر کسی مسلمان نے غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے کوئی جانور ذبح کیا تو وہ مرتد ہو جائے گا، اور اس کا ذبیحہ ایک مرتد کا ذبیحہ ہوگا۔ (تفسیر عزیزی: 611، بحوالہ اشرف الحواشی)

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ:-

مذکورہ محرمات کی اجازت بھوک کی اضطراری حالت میں ہے بشرطیکہ مقصد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور حد سے تجاوز نہ ہو، صرف جان بچانا مقصود ہو۔

ان اللہ غفور رحیم :- محرمات کے تذکرہ کے بعد اخیر میں "ان اللہ غفور رحیم" کے لانے کا مقصد بندے کے حالتِ اضطرار میں محرمات کے استعمال کو اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام امت مسلمہ کو پاکیزہ اور حلال رزق استعمال کرنے کی اور محرمات سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

جامعة المفلحات کا ویب سائٹ

www.muflihaat.com

Tell:09014138119 / 09247025600

muflihat_school@yahoo.com

درس حدیث

اتحاد میں برکت ہے

آشکارہ پروین بنت سید احمد/گلبرگہ

تدریب الداعیات والمعلمات

عن وحشی بن حرب ؓ أنهم قالوا یا رسول اللهﷺ :أنا نأکل ولا نشبع قال فلعلکم تأکلون متفرقین؟ قالوا نعم، قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم الله علیه یبارک لکم فیه . (سنن ابی داؤد، کتاب الأطعمة، :3764)

ترجمہ: وحشی بن حرب ؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کھاتے ہیں مگر آسودہ (سیر) نہیں ہوتے ،تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ'' شاید تم لوگ علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو''؟ انہوں نے کہا'' ہاں''۔تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا کھانا تم اکھٹے ہوکر کھاؤ اوراس پر اللہ کا نام لو،تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔

مفہوم: حدیث کے اندر یہ بات کہی گئی ہے کہ لوگ الگ الگ کھاتے ہیں تو آسودہ نہیں ہوتے ،اس میں لوگوں کی عدم آسودگی کا ذکر ہے کیوں کہ کھانے کے آداب میں سے ایک اہم ادب یہ ہے کہ سب ایک ساتھ مل کر کھائیں اسی لئے آپ ﷺ نے اللہ کا نام لے کر ایک ساتھ کھانے کا حکم دیا ہے جس سے کھانے میں برکت ہوتی ہے یعنی جب سب مل کر کھائیں گے تو آسودہ ہوں گے۔

اس حدیث میں کھانے کے تعلق سے اجتماعیت کی اس قدر اہمیت ہے تو پھر دیگر امور و مسائل کی حل میں مثلاً اسلامی عبادات نماز ، روزہ، زکاۃ، حج وقربانی کے اندر اجتماعیت بدرجۂ اولیٰ ضروری ہے، کیوں کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے کئی درجے بڑھ کر ہے، گویا یہ حدیث لوگوں کے اتحاد واتفاق کی طرف اشارہ کرتی ہے اوراسلام میں اتفاق واتحاد کی بڑی اہمیت ہے جیسا

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" فعليك بالجماعة فانما يأكل الذئب القاصية من الغنم" (ابوداؤد)

ترجمہ: جماعت کولازم پکڑو! کیوں کہ بھیڑیا کنارے پڑی بکری کو ہی کھاتا ہے۔

اسی لئے تمام افراد کو جماعت کی شکل میں اس طرح رہنا چاہئے جس طرح بکریاں ریوڑ میں رہتی ہیں۔

اتحاد واتفاق کی اہمیت اور اس کے فوائد کا کوئی منکر نہیں ہوسکتا، اسی کی تاکید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" . (آل عمران:103)

ترجمہ: اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں اختلاف نہ کرو۔

اتحاد واتفاق یہ اللہ ﷻ کی عظیم نعمت ہے، اسی سے تمام مسائل خواہ دینی ہوں یا سیاسی، سماجی ہوں یا معاشرتی کیوں کہ جب تک لوگ باہمی اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ نہ کریں گے، ایک دوسرے سے قریب نہ ہوں گے، ایک دوسرے سے تعلقات برقرار نہ رکھیں گے، ایک دوسرے کو نہیں سمجھیں گے، تو نہ لوگوں کے مسائل سے آگاہی ہوگی اور نہ وہ مسائل حل ہوسکیں گے۔

شاعر کی زبانی اتفاق واتحاد کی ترجمانی کچھ یوں ہے:

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

فوائد ومسائل

یہ روایت بعض محققین کے نزدیک ضعیف الاسناد ہے اور بعض کے نزدیک حسن درجے کی ہے اور جنہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے وہ اس حدیث سے درج ذیل مسائل اخذ کرتے ہیں۔

(ا) ایک ساتھ بیٹھ کر کھانے میں الفت و مودت کے ساتھ ساتھ برکت بھی ہے،

دوستوں کے مابین اگر کوئی رنجش ہوتو دور ہو جاتی ہے، عام اجتماعات کے علاوہ نوخیز بچوں کو آدابِ مجلس اور آداب طعام کی تربیت ملتی ہے۔

(۲) بعض اہل علم کا اس سے یہ بھی استدلال ہے کہ اس حدیث میں ایک ہی برتن میں کھانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے اس حدیث سے جس اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے وہ کھانے کے آداب کا ایک اہم حصہ ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

جامعة المفلحات کے لئے ایک

نئی بلڈنگ کی تعمیر

الحمدللہ جامعۃ المفلحات کی جدید بلڈنگ کی تعمیر ایک ایکڑ کے رقبہ میں بڑی ہی تیزی کے ساتھ جاری وساری ہے۔ امتیازی خصوصیات:

- کشادہ مسجد
- روشن درسگاہیں
- بڑی لائبریری
- خوش نما مطعم
- ہوادار ہاسٹل
- وسیع میدان

ودیگر شعبہ جات کے لئے مستقل جگہ مختص ہے۔

اللہ تعالیٰ اس تعمیر کو کمال تک پہنچائے اور اس سے استفادہ تا دیر باقی رکھے۔ آمین

توحید حاکمیت؟

سید حسین بن عثمان مدنی/حیدرآباد

توحید یعنی اللہ ﷻ کو ایک ماننا ہے، جس کی تین قسمیں ہیں، جو یہ ہیں:

(1) توحید ربوبیت (2) توحید الوہیت (3) توحید اسماء وصفات۔

قرآن مجید میں اللہ ﷻ نے کبھی توحید کی ان تینوں قسموں کا ایک ہی جگہ پر تذکرہ فرمایا ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

ترجمہ: تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پروردگار اللہ ﷻ کے لئے ہیں جو رحمٰن (بڑا مہربان) ورحیم (نہایت رحم والا) ہے۔

وضاحت: 'لِلّٰهِ' میں الوہیت 'رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ' میں ربوبیت 'الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' میں اسماء وصفات موجود ہیں۔

اللہ ﷻ نے فرمایا: "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ"

ترجمہ: آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے رب، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی پناہ چاہتا ہوں۔

وضاحت: 'بِرَبِّ النَّاس' میں ربوبیت، 'مَلِكِ النَّاس' میں اسماء وصفات، 'اِلٰهِ النَّاسِ' میں الوہیت موجود ہے۔

اللہ ﷻ نے فرمایا: "رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا"

ترجمہ: آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کا رب ہے، تو اس کی عبادت

کیجئے اوراس کی عبادت پر جم جایئے، کیا آپ اس (اللہ ﷻ) کا ہمنام اورہم پلہ جانتے ہو؟

وضاحت: 'رَبُّ السَّمٰوٰتِ ......' میں ربوبیت، 'فَاعْبُدْهُ' میں الوہیت 'هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا' میں اسماء وصفات سے متعلق ذکر ہے۔

علامہ ابن عثیمینؒ سے پوچھا گیا کہ کسی نے توحید کی ان تین قسموں کے علاوہ چوتھی قسم توحید حاکمیت کا اضافہ کیا ہے، اس پر آپ کیا فرماتے ہیں؟

تو فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ وہ گمراہ اور جاہل ہے، کیوں کہ توحید حاکمیت ہی اللہ ﷻ کی توحید ہے، کیوں کہ حاکم (حقیقی) اللہ ﷻ ہی ہے، جب تم توحید ربوبیت کہو گے تو توحید حاکمیت اس میں داخل ہو جائے گی، کیوں کہ توحید ربوبیت حاکمیت، بندوں کو پیدا کرنا اور کائنات کا نظام چلانا صرف اللہ ﷻ ہی کے لئے سمجھنا ہے، لہٰذا (توحید حاکمیت کو چوتھی قسم قرار دینا) بدعت اور گناہ ہے، علاوہ ازیں توحید حاکمیت سے کیا مقصود ہے؟ کیا اس کا معنیٰ ہے کہ ساری دنیا کا ایک ہی حاکم ہو جائے یا کچھ اور؟ کچھ بھی ہو یہ تو گناہ اور بدعت ہے اور ایسی تقسیم پیش کرنے والے پر نکیر کی جائے گی۔ علم عقیدہ سے بیزار بعض افراد کا یہ ماننا ہے کہ توحید کی اس طرح سے تقسیم ہی درست نہیں، کیوں کہ یہ تقسیم نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

اگر اس زاویے سے دیکھا جائے تو فقہائے کرامؒ کی مختلف عبادات و معاملات میں شروط، ارکان، واجبات، مستحبات اور مباحات وغیرہ کی تقسیم بھی غیر درست قرار پائے گی، کیوں کہ یہ تقسیم بھی نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مطلقاً ثابت نہیں، بالکل اسی طرح تفسیر کے اصول، حدیث کے اصول، فقہ کے اصول بھی فضول ہو جائیں گے، کیوں ان علوم کی اس قدر تفصیلات و تقسیمات دور نبوت اور عہد خلافت میں موجود نہیں تھیں۔

جب تفسیر، حدیث، فقہ اور لغت وغیرہ کے اصول اور ان کی تقسیمات درست ہو سکتی ہیں تو عقیدۂ توحید کے اصول اور اس کی تقسیمات بھی بدرجہ اولیٰ درست ہو سکتی ہیں۔

علاوہ ازیں جس طرح عربی لغت دور نبوت و عہد خلافت میں بولی جاتی تھی لیکن علم نحو اور

علم صرف کے قواعد موجود نہیں تھے، پر جب فتوحات ودعوت وتبلیغ کی وجہ سے عرب وعجم میں اختلاط ہوا اور لغت ضائع ہونے کا خدشہ ہوا تو علی رضی اللہ عنہ کے مشورے پر ابوالاسود الدؤلی نے لغت کی حفاظت کے لئے نحو کے قواعد مرتب کئے۔ شعر وشاعری بھی موجود تھی بلکہ زمانۂ جاہلیت سے اس کا چلن تھا، لیکن خلیل فراہیدی نے علم عروض کے اوزان وبحور کو ترتیب دی، احکامات پر عمل آوری قدیم زمانے سے جاری تھی لیکن سب سے پہلے امام شافعیؒ نے فقہ کے اصول بیان کئے۔ حدیث کاشانۂ نبوت سے سیکھی اور سنی جاتی تھی لیکن امام مسلمؒ نے اپنی صحیح کے مقدمہ میں اور امام ترمذیؒ نے اپنی جامع کے خاتمے میں حدیث کے اصول کو بیان کیا، بالکل اسی طرح جب تک لوگوں کا عقیدہ درست تھا اور ایمانیات میں مضبوطی اور پختگی تھی تو توحید کو تفصیلات وتقسیمات کے ذریعے سمجھانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی لیکن جب لوگوں نے عقائد وایمانیات میں فہم سلف اور عربی لغت سے کنارہ کشی اختیار کی تو انہیں تفصیلات وتقسیمات کے ذریعے توحید کو سمجھانا پڑا۔

جس طرح دیگر دینی علوم کے اصول وقواعد کی جانب اشارہ یا ان علوم کی اصل قرآن وحدیث اور آثار سلف سے ہمیں ملتی ہے، بالکل اسی طرح توحید کی اس تقسیم کی جانب اشارہ یا اس تقسیم کی اصل بھی قرآن وحدیث اور آثار سلف سے ہمیں ملتی ہے، جن میں سے بعض نمایاں دلیلیں پیش کی گئی ہیں۔

ان جیسی دلیلوں کے پیش نظر امام ابن مندہؒ، امام ابن بطہؒ، امام ابن خزیمہؒ اور امام ابن جریرؒ وغیرہ نے مختلف الفاظ اور متعدد انداز سے توحید کی اس تقسیم کا تذکرہ کیا ہے، جسے امام ابن تیمیہؒ، امام ابن قیمؒ، محمد امین الشنقیطیؒ اور شیخ بکر ابوزیدؒ وغیرہ نے بڑے شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے اور ان علمائے کرام میں قاضی ابویوسف شاگرد امام ابوحنیفہؒ اور ملا علی قاریؒ نے بھی اس تقسیم سے اتفاق کیا ہے۔

اس موضوع پر مزید تشفی کے لئے استاذ محترم ڈاکٹر عبدالرزاق البدر بن عبدالمحسن العبادؒ کی کتاب ”القول السدید فی الرد علی من أنکر تقسیم التوحید“ انتہائی مفید ترین ہے۔

☆☆☆☆☆

تلاوت قرآن کے آداب

سعیدہ تبسم بنت ندیم اللہ/ حیدرآباد

ا/ ثانویہ

تمام کتب سماوی و الہامی میں سب سے بڑی فضیلت اور عظمت والی کتاب اور خیر و برکت سے مالا مال، حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی اور بنی نوع انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت قرآن ہے جو اللہ ﷻ کا کلام ہے:

''کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (سورۃ:29)

تلاوت قرآن کی فضیلت

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے تلاوت قرآن سے سکینت اور فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔''

(رواہ مسلم فی صحیحہ:6853)

''تلاوت قرآن موجب شفاعت ہے۔'' (رواہ مسلم فی صحیحہ:1874)

جہاں اللہ ﷻ نے تلاوت قرآن کی فضیلت بتائی ہے، وہیں اس بات کا حکم دیا ہے:

''ورتل القرآن ترتیلا '' (سورۃ المزمل :4) ''قرآن کو ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) کے ساتھ پڑھو'' (یعنی الفاظ کی صحیح ادائیگی اس کے مخارج اور صفات کی رعایت کرتے ہوئے) کیوں کہ معمولی سی غلطی سے بھی معنی بدل جاتا ہے۔ جو گناہ کا باعث بنتا ہے۔

چند آداب حسب ذیل ہیں، ملاحظہ ہو۔

(ا) اخلاص وللّٰہیت

یہ بنیادی شرط تمام اعمال صالحہ کے لئے ضروری ہے، فرمان الٰہی ہے:

''وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ'' (سورۃ البینہ:5)

ترجمہ: انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اخلاص کے ساتھ صرف اللہ ﷻ ہی کی عبادت کریں۔

(۲) قرآن کی تلاوت خوش دلی کے ساتھ کی جائے

حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اقرء وا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا اختلفت فقوموا عنه''. (بخاری :5060)

ترجمہ: قرآن کی تلاوت اس وقت تک کرو، جب تک تمہارا دل اس میں لگا رہے، جب دل اکتا جائے تو (تلاوت کو) چھوڑ دو۔

(۳) قرآن کی بکثرت تلاوت کرنا مستحب ہے

ایسے لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے اللہ ﷻ فرماتا ہے:

''يَتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ'' (سورۃ آل عمران:113)

جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے لوگ قابلِ رشک ہیں۔ (بخاری:5026)

(۴) تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید مکمل کرنا بہتر نہیں

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال:'' لم یفقه من قرأ القرآن فی أقل من ثلاث '' (بخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا''۔

(۵) قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے ''تعوذ'' پڑھنا چاہئے

قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے ''تعوذ'' یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہئے۔ (النحل:98)

تلاوت کرتے ہوئے اگر کسی ضرورت سے رکنا پڑے تو دوبارہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے أعوذ باللہ پڑھ لینا بہتر ہے۔

(٦) قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر آرام وسکون سے پڑھنا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''لیس منا من لم یتغن بالقرآن'' (بخاری:2527)

''وہ شخص ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے''۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ گانوں کے انداز میں تکلف کے ساتھ پڑھا جائے۔

خوش الحانی کا مطلب: قواعد کی رعایت کرتے ہوئے اچھے انداز میں پڑھنا ہے،

(٧) دورانِ تلاوت چھینک آنے پر ''الحمد للہ'' کہنا

دورانِ تلاوت چھینک آنے پر ''الحمد للہ'' کہنا، چھینکنے والے کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنا اور سلام کا جواب دینا بھی جائز ہے۔ (رواہ الترمذی فی سننہ:404)

(٨) قرآنی آیات پر غور وخوض اور تدبر کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''یہ بابرکت کتاب جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور وفکر کریں''۔ (سورۃ ص:29)

نبی ﷺ اس پہلو پر بکثرت توجہ دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے قیام اللیل میں ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کر دی، وہ آیت کریمہ یہ ہے:

''اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ'' (سورۃ المائدہ: 118)

اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی آیت بار بار دہرانا جائز ہے۔

(٩) قراءت کے دوران سجدۂ تلاوت آنے پر سجدہ کرنا

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ قرآن کی تلاوت کے دوران سجدہ کی آیت آنے پر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ (رواہ مسلم فی صحیحہ:1295)

اس سے معلوم ہوا کہ تلاوت کرنے اور سننے والے دونوں سجدہ کریں گے۔ نماز میں اگر تلاوت کرنے والا سجدہ نہ کرے تو سننے والے کو بھی نہیں کرنا چاہئے۔ (فضائل قرآن: اقبال کیلانی:ص:133)

(۱۰) باوضو تلاوت قرآن

قرآن مجید کو پڑھنے کے لئے وضو کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ افضل ہے۔ البتہ جنابت سے پاکی تو ضروری ہے۔

ناپاک جگہوں میں قرآن پڑھنے سے بچنا چاہئے۔ (احسن البیان)

(۱۱) حائضہ اور نفاس والی عورتوں کے لئے تلاوت کرنے کا حکم

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ حیض اور نفاس والی عورتیں زبانی (مصحف کے بغیر) قرآن پڑھ سکتی ہیں۔ (فتاوی برائے خواتین: محمد المسند:90)

مجھ کو بھی پڑھ کتاب ہوں مضمون خاص ہوں
مانا تیرے نصاب میں شامل نہیں ہوں میں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین یارب العالمین)

☆☆☆☆☆

حافظ قرآن کی اہمیت

رحیمہ فاطمہ بنت شیخ محبوب/حیدرآباد
۲/شریعہ

قرآن مجید ایک عظیم نعمت ہے جس کے ذریعہ اللہ ﷻ اپنے ان بندوں کو عزت و بلندی سے سرفراز فرماتا ہے جو اس کو اپنے سینوں میں محفوظ کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

"بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ" (العنکبوت: 49)

ترجمہ: بلکہ یہ قرآن تو واضح نشانی ہے جو ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ) ہے، جنہیں علم دیا گیا۔

چنانچہ آئے دن پیش آمدہ واقعات اور مشاہدات اس حقیقت کے طرف غمازی کرتے ہیں کہ قرآن کریم یاد کرنے کے اعتبار سے بہت سہل ہے۔ چنانچہ ہر جماعت و گروہ کے خوش بخت افراد نے اس قدر کثیر تعداد میں قرآن کریم حفظ کیا ہے کہ اس کی تعداد شمار کرنا انسان کی بس سے باہر ہے۔ حافظ قرآن خواہ وہ عربی ہو یا عجمی ان کے سامنے کسی بھی قسم کے رد و بدل، حرکات و سکنات اور لفظی غلطیاں کرتے ہوئے کوئی آگے بڑھ جائے، کسی کی مجال نہیں ہے۔

الحمدللہ اس امت جلیلہ و فائقہ میں بعض ایسے قراء موجود ہیں اور ہر دور میں اس کی خاصی تعداد رہی ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک رہے گی، جن کو اللہ ﷻ نے ایسا ملکہ عطا فرمایا ہے کہ وہ بیک وقت قراءت مشہورہ (سبعہ، عشرہ) سے قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں۔

قرآن کے خصائص:

(۱) قرآن سب سے آسان کتاب ہے

امام ابوالحسن ماوردیؒ نے حفظ قرآن کا سہل ہونا قرآن کے اعجاز اور اس کے خصائص میں سے ایک خاص وصف کے طرف نشاندہی کی ہے۔ سارے عالم میں اس کی کوئی مثال نہیں ملے گی، اس کو پڑھنے والے، یاد کرنے والوں کی جتنی تعداد رہی ہے نہ تو کسی اور کتاب کو یہ خصوصیت حاصل ہے اور نہ ہی اتنی تعداد ملے گی اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ خود صاحب کلام نے اس کو سہل قرار دیا ہے۔

"وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ" (القمر: 17)

ترجمہ: تحقیق کہ ہم نے قرآن کو آسان کردیا یاد کرنے والوں کے لئے تو کیا کوئی ہے اس کو یاد کرنے والا۔

(۲) حافظ قرآن کی عظمت

جب جنت میں مؤمنوں کا دخول ہوگا تو اس وقت حافظ قرآن کی شان ہی منفرد ہوگی کہ وہ حافظ جنت کے بلند درجات پر چڑھتا جائے گا جس طرح دنیا میں اس کا درجہ دوسروں سے بلند تھا، اسی طرح آخرت میں بھی اس کا مقام و مرتبہ دوسروں سے بالا ہو جائے گا۔

عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق، ورتل كما كنت ترتل في الدنيافان منزلتك عند آخر آية تقرؤها" (سنن ابی داؤد)

ترجمہ: صاحبِ قرآن سے (روز قیامت) کہا جائے گا، قرآن پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور اسی طرح ترتیل کے ساتھ آہستہ آہستہ تلاوت کر جیسا تو دنیا میں ترتیل سے پڑھتا تھا، تیری منزل وہیں ہوگی جہاں تو آخری آیت کی تلاوت کرے گا۔

(۳) حافظ قرآن دنیا و آخرت میں مقدم ہے

حافظ قرآن عام لوگوں کی بہ نسبت قیادت کے زیادہ اہل ہے۔اللہ ﷻ نے جن لوگوں کو قرآن کریم کے ذریعہ سے رفعتیں عطا فرمائی، ان میں صغار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے عبدالرحمٰن الخزاعی رضی اللہ عنہ بھی ہیں، وہ نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔(الاصابۃ:149/4)

عمر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے عالم وحافظ کے مقام ومرتبہ اوراس کی فضیلت سے اچھی طرح واقف تھے،اسی بناپرانہوں نے نافع رضی اللہ عنہ کے اس انتخاب کو برقرار رکھااوراس کی توثیق فرمائی اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان یادرکھا:

"ان اللّٰہ یرفع بھذا الکتاب أقواما و یضع بہ آخرین" . (انوارالقرآن:248)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ ﷻ اس کتاب کے ذریعہ سے بہت سی قوموں کو بلند مقام پر فائز کرتا ہیاوراسی کی وجہ سے بہتوں کوذلیل وخوار کرتا ہے۔

(۴) حافظ قرآن امامت کا زیادہ حق دار ہے

ابومسعودانصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"یؤم القوم أقرؤھم لکتاب اللّٰہ" . (صحیح مسلم:673)

ترجمہ: قوم کی امامت وہ شخص کرے جوان میں کتاب اللہ کوزیادہ پڑھنے والا(حافظ)ہے۔

(۵) حافظِ قرآن باہمی مشورے کے وقت مقدم ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"کان القراء أصحاب مجلس عمر ومشاورتہ کھولاً کانوا أوشبانا". (صحیح البخاری:4642)

عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کے شرکاء قاری (حافظ قرآن) صاحبان ہوتے تھے، چاہے وہ بوڑھے ہوتے یا جوان۔

حافظ قرآن کی شرف وفضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ ﷻ نے اسے عزت بخشی ہے اور

اسے قرآن کریم کی حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے۔ بالفرض کوئی شیطان کا چیلہ قرآن کریم کے اندر کسی قسم کی تحریف اور تغیر وتبدل کی ناپاک جسارت کرے تو وہ اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

(٦) حاملین قرآن کی جہنم سے آزادی

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لو کان القرآن فی اھاب ما أکلت النار"۔ (مسند احمد: 155/4)

ترجمہ: اگر قرآن کریم کسی چمڑے میں محفوظ ہو تو اسے آگ نہیں کھاسکتی۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کو کسی چمڑے میں لپیٹ دیا جائے تو اس کتاب عظیم کی ہمسائیگی اور تعلق کی برکت سے اسے آگ نہیں چھو سکے گی، تو ذرا تصور کریں کہ اس مؤمن کا کیا حال ہوگا جس نے قرآن کریم حفظ کیا اور اس پر ثابت قدم رہا۔ یہاں آگ سے مراد اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔

تو خوشخبری اور خوش قسمتی ہے اس شخص کے لئے جس نے کتاب اللہ کو حفظ کیا، اسے اپنے سینے میں جمع کیا اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا، اسے جہنم کی آگ سے نجات کی بشارت مبارک ہو۔ یہ عظیم الشان اعزاز قرآن کریم حفظ کرنے والے کے لئے ہے، تو پھر کیا کوئی ہے جو کلام الٰہی (حفظ قرآن) میں سبقت کرے۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم جمیع مسلمین ومسلمات کو حفظ قرآن کی طرف متوجہ ہونے اور اس کے معانی ومفاہیم کی طرف دھیان دینے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے ثابت قدمی عطا فرمائیں۔

(آمین)

☆☆☆☆☆

عذاب قبر کے اسباب

ثناءتبسم بنت شمس الدین ،گلبرگہ
ا/شریعہ

رب ذوالجلال کاارشاد ہے:

’’النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوّاً وَعَشِياً وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ‘‘(المومن:46)

ترجمہ: وہ لوگ جہنم پر صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور قیامت کے دن(کہاجائے گا کہ) آلِ فرعون کوسخت عذاب میں داخل کردو۔

ایمان کے چھ ارکان میں سے ایک رکن یوم آخرت پر ایمان لانا بھی ہے ،جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر ترہیب وترغیب دونوں انداز میں پیش کیا ہے ۔موت اور وقوع قیامت کے درمیانی مرحلہ کو’’ قبر‘‘ کہاجاتا ہے۔ یہ گڑھا ہر بنی نوع انسان کا مقدر ہے، یہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

اسی طرح سے امام بخاریؒ نے اپنی کتاب’’ صحیح بخاری‘‘ میں ابن عباس ؓ کی مشہور حدیث ذکر کی ہے ۔جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر دوقبروں پر سے ہوا تو آپ ﷺ نے دولکڑیاں منگوائیں اور دونوں قبروں پر ایک ایک لکڑی لگادی اور فرمایا کہ ان میں ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرکے زمین میں فساد برپا کرتا تھا۔ پھر امام بخاریؒ نے فرمایا کہ یہ دونوں کبائر ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بندہ کبائر کاارتکاب کرکے عذابِ قبر کا شکار ہوجاتا ہے۔

شیخ صالح الفوزانؒ نے علامہ سفارینیؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ عذاب قبر کے اسباب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اجمالی اسباب (۲) تفصیلی اسباب

اجمالی اسباب: یہ ہیں کہ بندہ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک کرے، اپنے رب کے ساتھ جہالت برتے، اس کے حکموں کی نافرمانی کرے، اس کی اطاعت نہ کرے، گناہوں کا ارتکاب کرے اور اپنے رب کی رضا سے گریز کرے۔ حالانکہ اللہ ﷻ اس بندے کو عذاب نہیں دیتا جو اس کی اطاعت کرے، اس کے حکموں پر چلے اور اس کے نواہی سے اجتناب کرے۔

دوسرا یہ ہے کہ بندہ اللہ ﷻ کے غصہ اور اس کی ناراضگی کو دعوت دے اور بغیر توبہ کے مرجائے تو ایسا شخص عذابِ قبر کا شکار ہو جاتا ہے۔

تفصیلی اسباب: ان اسباب کو اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا:

(۱) پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب نہ کرنا (۲) چغل خوری کرنا (۳) مظلوم پر سے گذرنا اور اس کی مدد نہ کرنا (۴) طہارت کے بغیر نماز پڑھنا (۵) سود کھانا (۶) زنا کرنا (۷) نماز فجر کے لئے سستی کرنا (۸) لوگوں کے درمیان فتنہ ڈالنا (۹) زکاۃ نہ دینا (۱۰) سرکشی کرنا (۱۱) لوگوں میں عیب نکالنا (۱۲) تکبر کرنا (۱۳) والدین کو ناراض کر کے ان کی نافرمانی کرنا (۱۴) اشاروں سے لوگوں کو چھیڑنا۔ (ارشاد الفحول)

اگر ہم ان اجمالی اور تفصیلی اسباب کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری زندگی ان تمام اسباب سے بھری پڑی ہے، خاص طور پر پیشاب کے بارے میں عدم احتیاط یہ ہماری سب سے بڑی لاپرواہی ہے۔

اور چغل خوری لوگوں کا شیوہ بن گیا ہے، تکبر کرنا آج کل کے دور میں فیشن بن گیا ہے اور لوگوں کے درمیان فتنے پروان چڑھ رہے ہیں۔

اسی طرح سے فجر کی نماز میں سستی کرنا یہ معمول بن گیا ہے، آج کل مسلمان نوجوان طبقہ کا ہو یا بوڑھے طبقہ کا، طہارت کے آداب سے نابلد ہے۔

شریعت کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں عذابِ قبر کے اسباب کی طرف نشاندہی کردی لیکن عصر حاضر میں مسلمانوں کی جہالت یہ ہے کہ وہ نہ تو ان اسباب عذابِ قبر کا علم رکھتے ہیں اور نہ انہیں ان اسباب سے بچنے کی توفیق ملتی ہے۔

آج ہم صغیرہ گناہوں سے صرفِ نظر کرتے ہیں اور کبیرہ گناہوں سے ڈرتے ہیں جب کہ نماز کا چھوڑنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اور یہ بات طے ہے کہ ہمارا بدن اور ہماری روح عذابِ قبر اور نارِ جہنم کا سامنا نہیں کرسکتی تو پھر کیسی گناہوں پر ہماری جرأت ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''یٰأَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا'' (تحریم:8)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے خالص توبہ کرو۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم تمام کو عذابِ قبر کے فتنہ سے بچائے۔

آمین

☆☆☆☆☆

اپیل برائے تعاون مرکز الأیتام

A/C No: 62026554528

SBH,Barkas,Hyderabad.

Ph: 9000005757 / 9247025600

جشن میلاد النبی سو فیصد من گھڑت

سمیہ بنت محمد رفیق سلفی / حیدر آباد
۳/ثانویہ

جشن میلاد النبی ﷺ کی ابتداء ابو سعید کو کبوری بن ابی الحسن علی بن محمد المقلب الملک المعظم مظفر الدین اربل (موصل) المتوفی ۱۸ ر رمضان ۶۳۰ھ نے کی۔ یہ بادشاہ ان محفلوں میں بے دریغ پیسہ خرچ کرتا اور آلاتِ لہو ولعب کے راگ ورنگ کی محفلیں منعقد کرتا تھا۔

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کہتے ہیں:

''اہل تاریخ نے صراحت کی ہے کہ بادشاہ بھانڈوں اور گانے والوں کو جمع کرتا اور گانے کے آلات سے گانا سنتا اور خود ناچتا۔ ایسے شخص کے فسق اور گمراہی میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس جیسے حرکات قبیحہ اور شنیعہ کو کیسے جائز قرار دیا جا سکتا ہے اور اسکے قول پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ:132)

اور جہاں تک اس کے جواز کا فتویٰ دینے والے شخص کا نام ہے تو وہ ابو الخطاب عمر بن الحسن المعروف بابن دحیہ کلبی متوفی ۶۳۳ھ ہے۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

''وہ ائمۂ دین اور سلف صالحین کی شان میں گستاخی کرنے والا اور پلیدہ زبان تھا، بڑا احمق اور متکبر تھا اور دین کے کاموں میں بڑا بے پرواہ تھا''۔ (لسان المیزان، جلد 4:296)

ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت کے موقع پر جشن منانے اور رقص وسرور کی مجلس منعقد کرنے کا آغاز آنحضور ﷺ کی وفات سے تقریباً 600 سال بعد

ہوا۔لہٰذا آپ دل پر ہاتھ رکھ کر ذرا غور کریں کہ جب اس جشن کا نہ قرآن وحدیث میں ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگیوں میں اس کی کوئی اصلیت نظر آتی ہے، نہ ہی قرون اولیٰ کی پوری تاریخ میں اس کا تصور پایا جاتا ہے اور نہ ائمہ اربعہ اس کے قائل تھے، تو پھر آج اس کے اہتمام کرنے پر بضد کیوں ہیں؟ کیا حضرات صحابہ رضی اللہ عنہ اور سلف صالحین کو نبی کریم ﷺ سے محبت وعقیدت نہ تھی، جس کا دعویٰ ہم کر رہے ہیں؟ اگر تھی اور یقیناً ان لوگوں سے کہیں زیادہ تھی تو انہوں نے آپ ﷺ کا یوم ولادت کے موقع پر جشن کیوں نہیں منایا؟ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں یہ جشن نہیں منایا اور نہ ہی خلفاء راشدین رضی اللہ عنہ نے منایا تو قیامت تک اسے دین کا حصہ یا کار ثواب تصور کرنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟ اسی لئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے:

"کل عبادة لم یتعدها أصحاب رسول اللہ ﷺ فلا تعبدوها" (الباعث لابی شامة)

ہر وہ عبادت جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نہیں کرتے تھے، اسے تم عبادت سمجھ کر نہ کیا کرو۔

نبی کریم ﷺ کی تعریف میں غلو

اگر دوسرے پہلو سے محفل میلاد کا جائزہ لیا جائے تو یہ بدعت ہونے کے ساتھ منکرات کو بھی اپنے پہلو میں سمائے ہوئے ہے، مثلاً مرد وزن کا اختلاط، آلات موسیقی کا استعمال، طبلے اور ڈھولک کی تھاپ پر نوجوانوں کا رقص اور اس جیسی بیسوں قباحتے موجود ہیں جو محفل میلاد کے نام پر اختیار کی جاتی ہیں اور پھر ان محفلوں میں سب سے بڑے گناہ شرک کا ارتکاب کرنے کے کئی مناظر بھی دکھائی دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری

میلاد منانے والے حضرات کا خام خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ محفل میلاد میں بذات خود تشریف لاتے ہیں اور اس بناء پر آپ ﷺ کو سلام اور خوش آمدید کہنے کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ جب کہ یہ سراسر من گھڑت اور بدترین جہالت کی بات ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ وفات

پا چکے ہیں اور آپ ﷺ کی مبارک روح اعلیٰ علیین دارالکرامۃ میں اپنے رب عظیم کے پاس ہے اور آپ قیامت سے پہلے اپنی قبر مبارک سے باہر نہیں آئیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أنا سيد ولد آدم يوم القيامة، وأول من ينشق عنه القبر، وأول شافع و أول مشفع " (مسلم: 2278)

میں قیامت کے دن اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کا منہ کھولا جائے گا، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

اسلامی عیدیں

میلاد منانے والے حضرات آنحضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن کو "عید وخوشی" کا دن قرار دیتے ہیں۔ جبکہ اس امت کے اولین دور سے اہل اسلام کے ہاں "سالانہ" دو ہی عیدین چلی آرہی ہیں۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو ان لوگوں کے سال میں دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیلتے (خوشیاں مناتے) تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا زمانہ جاہلیت سے ہم ان دنوں میں کھیلتے اور خوشی مناتے چلے آرہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

" قد أبدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الفطر و يوم الأضحى"

(النسائی: 1556، وصححه الالبانی)

اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کے بدلہ میں دو بہتر دن عطا فرما دیئے ہیں اور وہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلامی تہوار کے طور پر منانے کے لئے شرعی عیدیں سال میں

صرف دو ہی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس کے علاوہ یوم الجمعہ کو مسلمانوں کی ہفتہ واری عید قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ان هذا يوم عيدجعله الله للمسلمين، فمن جاء الى الجمعة فليغتسل و ان كان طيب فليمس منه، و عليكم بالسّواك" (ابن ماجه :1098و صححه الالباني)

بے شک یہ عید کا دن ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے صرف مسلمانوں کے لئے (عید کا دن) بنایا ہے۔ لہٰذا جو شخص نماز جمعہ کے لئے آئے تو وہ غسل کرے اور اگر خوشبو موجود ہو تو ضرور لگائے اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے حق بات کو سمجھنے کی توفیق دے۔

(آمین)

☆☆☆☆☆

ڈرلگتا ھے !!

اب درندوں سے نہ حیوانوں سے ڈرلگتا ہے
کیا زمانہ ہے کہ انسانوں سے ڈرلگتا ہے
عزت نفس کسی شخص کی محفوظ نہیں
اب تو اپنے ہی نگہبانوں سے ڈرلگتا ہے
خونریزی کا یہ عالم ہے خدا خیر کرے
اب مسلمانوں کو مسلمانوں سے ڈرلگتا ہے

غدیرِ خُم

ثانیہ بنت حامد عبداللہ یمانی/ حیدرآباد
۲/شریعہ

عن أبی أرقم رضی اللہ عنہ قال: قام رسول اللّٰه یوما فینا خطیبا بماء یرعی ختما بین مکة والمدینةفحمد اللّٰه وأثنی علیه ووعظ و ذکّرثم قال:ألا أیها الناس فانما أنا بشر یوشک أن یاتی رسول ربی فأجیب وأنا تارک فیکم ثقلین أولهما کتاب اللّٰه فیه الهدی والنور وتمسکوا به و رغبة فیه ثم قال وأهل بیتی أذکر کم اللّٰه فی أهل بیتی ، أذکر کم اللّٰه فی أهل بیتی. (صحیح مسلم)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہمیں مکہ اور مدینہ کے درمیان ’**خُم**‘ نامی تالاب کے پاس خطبہ دے رہے تھے، جس میں آپ ﷺ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کی اور وعظ و نصیحت کی اس کے بعد فرمایا لوگو! میں بشر ہوں ممکن ہے کہ میرے پاس رب کا فرستادہ (ملک الموت) آجائے اور میں اس کی بات قبول کرلوں، لہٰذا میں تم میں دو چیزیں چھوڑ جارہا ہوں ان میں سے پہلی چیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے تم اسے مضبوطی سے تھام لو کہ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی۔

شیعہ صاحبان کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خلافت کے زیادہ حق دار تھے اور حضرت رسول کریم کے بعد خلیفہ بلا

فصل بھی وہی تھے اور وہ اس سلسلے میں بعض ایسے دلائل سے استدلال کرتے ہیں جو اہل سنت کی کتابوں میں مذکور ہیں انہی دلائل میں سے ایک حدیث الغدیر بھی ہے جس کو امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

حدیث الغدیر سے غلط استدلال اور اس کا صحیح مفہوم:

شیعہ حضرات کے یہاں یہ حدیث اہم دلائل میں شمار کی جاتی ہے حتیٰ کہ انہوں نے اس حدیث کے بارے میں گیارہ جلدوں پر مشتمل ایک کتاب تالیف کی ہے اور اس کا نام ''کتاب الغدیر'' ہے۔اس حدیث کو امام مسلمؒ نے اپنی کتاب صحیح میں روایت کیا ہے اور مسلم کے علاوہ دیگر کتب حدیث مثلاً ترمذی، نسائی اور حاکم وغیرہ میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'' من كنت مولاه فعلي مولاه ''

ترجمہ: کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

علاوہ ازیں دیگر اضافہ بھی ہے: اے اللہ! تو اس کا والی بن جو اسے اپنا والی بنائے اور اس کے ساتھ دشمنی رکھ جو اس کے ساتھ دشمنی رکھے اور اس کی نصرت فرما جو اس کی نصرت کرے اور جو اسے بے یار و مددگار چھوڑے تو اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے اور جدھر وہ جائے حق کو ادھر پھیر دے۔صحیح مسلم کی حدیث میں '' **من كنت مولاه فعلي مولاه** '' کے الفاظ نہیں ہیں، البتہ ترمذی، احمد نسائی اور حاکم وغیرہ میں حضرت نبی کریم سے صحیح اسناد سے مروی ہے اور دیگر اضافے مثلاً یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'' اللّٰهم أنصر من نصره واخذل من خذله وادر الحق معه حيث دار ''

تو یہ نبی کریم ﷺ کے نام پر جھوٹ بیان ہوا ہے۔ بہرحال شیعہ صاحبان اس حدیث

سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت علی آنحضرت ﷺ کے بعد خلیفہ ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم کے قول" **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** " کا مطلب یہ ہے کہ علیؓ خلیفہ ہیں اور مولیٰ کا معنی والی ہے یعنی وہ سردار جس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

شیعہ صاحبان دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے ایک لاکھ **(1,00000)** کی تعداد کے لگ بھگ لوگوں کو جحفہ کے شدید گرم علاقہ میں خم کے حوض کے قریب جہاں سے حجاج کرام اپنے اپنے وطنوں کی طرف واپس لوٹتے ہیں اس لئے جمع کیا تا کہ آپ انہیں آگاہ کریں کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے۔

پہلا سبب یہ ہے جیسا کہ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے مال غنیمت لینے کے لئے بھیجا، بریدہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا اور انہوں نے خمس سے حاصل ہونے والی لونڈی لے لی، جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے اور یہ قصہ آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’اے بریدہ! کیا تم علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اس سے بغض نہ رکھو کیوں کہ اس کا خمس میں اس سے زیادہ حق ہے‘‘۔

اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بریدہ سے فرمایا" **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** "۔

دوسرا سبب یہ ہے جیسا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں صدقہ کے اونٹوں پر سوار ہونے سے روک دیا اور ایک شخص کو ہم پر امیر مقرر کر کے خود نبی کریم ﷺ کی طرف چل دیئے، ابھی آپ رضی اللہ عنہ راستہ میں ہی تھے کہ صدقے کے اونٹوں والا

قافلہ آپ سے مل گیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو پتہ چلا کہ ان کے نائب نے قافلہ والوں کو اونٹوں پر سوار ہونے کی اجازت دے رکھی تھی اور اونٹوں پر سواری کرنے کے نشانات بھی نظر آ رہے تھے، تو آپ رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور اپنے نائب کو ڈانٹ پلائی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سختی کا شکوہ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حلے (کپڑوں کے جوڑے) تھے اور حضرت رضی اللہ عنہ نے انہیں پہننے سے منع کر دیا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''اے سعد بن مالک ابوسعید! اپنے بھائی علی رضی اللہ عنہ کے متعلق اس طرح کی بات نہ کیجئے، اللہ کی قسم! تم خوب جانتے ہو کہ اس نے اللہ کی راہ میں بہتر کیا ہے''۔

یہ ہے سبب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان'' من کنت مولاہ فعلی مولاہ ''۔ باقی ایک بات وضاحت طلب ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق لوگوں کی چہ میگوئیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں تھیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ یا عرفہ کے دن اس موضوع پر بات نہیں کی اور اپنی مدینہ واپسی تک اس بات کو مؤخر رکھا کس لئے؟ اس لئے کہ یہ معاملہ مدینہ والوں کے ساتھ خاص تھا، کیوں کہ جن لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق قیل وقال کیا تھا، وہ مدینہ کے لوگ تھے اور غدیر خم جحفہ میں ہے اور یہ مکہ سے دوسو پچاس 250 کیلومیٹر دور ہے، جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ حاجیوں کے اپنے اپنے وطنوں کی طرف لوٹتے ہوئے جدا ہونے کی جگہ ہے وہ جھوٹا ہے، اس لئے کہ حاجیوں کے جمع ہونے کی جگہ مکہ ہے اور ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنے اپنے وطنوں کی طرف لوٹنے کی جگہ بھی مکہ ہے اور لوٹنے کی جگہ مکہ سے دوسو پچاس 250 کیلومیٹر دور نہیں ہو سکتی۔ شیعہ اور اہل سنت کے درمیان اختلاف اس بات پر ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے 'جس کا میں والی ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ بھی والی

ہے، اوراہل سنت کہتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس کو میں محبوب اور پیارا ہوں اس کو علی ؓ بھی محبوب اور پیارا ہے۔

اس حدیث میں امامت کا ذکر نہیں ہے کیوں کہ اگر حضرت نبی کریم ﷺ کا ارادہ خلافت کا ہوتا تو آپ ﷺ صاف کہہ دیتے کہ 'علی خلیفتی من بعدی' یا یوں فرماتے کہ 'علیٌّ الامام من بعدی' یافرماتے 'اذا أنا متُّ فاسمعوا و أطیعوا علی ابن أبی طالب ؓ وغیرہ۔لیکن آپ ﷺ نے اس طرح کا کوئی فیصلہ کن واضح کلمہ ارشاد نہیں فرمایا جو اس حدیث کے نام پر صدیوں بعد برپا ہونے والے اختلاف کو ختم کر دیتا ہے بلکہ آپ ﷺ نے صرف فرمایا "من کنت مولاہ فعلی مولاہ"۔

حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے لئے 'مولاہ' کا وصف آپ کی زندگی اور وفات اور رسول کریم ؓ کی زندگی میں بھی مومنین کے 'مولا' تھے اور آپ کی وفات کے بعد بھی ان کے مولیٰ ہیں اور وہ اب بھی ہمارے مولیٰ ہیں۔اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (المائدہ: 55)

ترجمہ: کہ تمہارا مولیٰ اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔

مختصر یہ کہ مذکورہ بالا حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ حضرت علی ؓ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد خلیفہ ہیں بلکہ وہ تو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اولیاء میں سے ہیں اور ان کی موالات (محبت،نصرت،تائید) واجب ہے۔

☆☆☆☆☆

کھانے پینے کے اسلامی آداب

رحیم النساء بنت محمد جمشید/ حیدرآباد

۲/شریعہ

کھانا پینا، سونا جاگنا ایسے امور ہیں جو ہر بشر کے لئے ضروری ہیں، ان کی تکمیل اگر کتاب وسنت کی روشنی میں کی جائے تو یہ امور سنت نبوی ﷺ پر عمل کی وجہ سے باعث خیر و برکت اور ثواب کا موجب بنیں گے۔

روزمرہ کے امور میں پانی پینا بھی شامل ہے، اس کے چند اسلامی آداب کتاب وسنت کی روشنی میں سپرد قلم ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) پانی پینے سے قبل بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے

یعنی اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ابتداء اور اللہ تعالیٰ کے حمد کے ذریعہ انتہاء ہونی چاہئے۔

دلیل:- حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ان الشیطان یستحل الطعام الذی لم یذکر اسم اللّٰہ علیہ". (مسلم:2017)

ترجمہ: شیطان ایسے کھانے کو حلال بنالیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

چونکہ طعام میں پانی بھی شامل ہے اس لئے پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور بعد میں الحمد للہ پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے (قرطبیؒ)

(۲) تین سانس میں پانی پینا چاہئے

دلیل:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان النبی ﷺ کان یتنفس فی الاناء ثلاثا" (بخاری:5631)

کہ نبی ﷺ برتن میں تین سانس لیتے تھے۔یعنی برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لیتے پھر دوسری مرتبہ پیتے اس طرح تین سانس لیتے تھے۔

(۳) دائیں ہاتھ سے پانی پینا چاہیے

دلیل:- ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ".

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی کھائے تو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے پیئے، کیوں کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

(۴) بیٹھ کر پانی پینا چاہیے

دلیل:- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لایشربن أحد منکم قائما فمن نسی فلیستق" (مسلم:2026)

ترجمہ:تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر پانی نہ پیئے اور جو بھول جائے تو وہ قئے کردے۔

(۵) برتن میں سانس نہ لے اور نہ ہی اس میں پھونک مارے

دلیل:- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اذا شرب أحدکم فلا یتنفس فی الاناء" (بخاری:5630)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا:

دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

" نھی النبی ﷺ عن الشرب من فی السقاء ". (بخاری:5629)

ترجمہ: نبی ﷺ نے مشکیزے کے ساتھ اپنا منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

دوسروں کو پانی دیتے وقت دائیں طرف والوں کو مقدم رکھا جائے

دلیل:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ان رسول اللهﷺ أتی بلبن قد شیب بماء و عن یمینه أعرابی وعن شماله أبوبكر فشرب ثم أعطى الأعرابی وقال: الأيمن فالأيمن".

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا، آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک بدو تھا اور بائیں جانب ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے پی کر بقیہ دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا، دائیں طرف تو دائیں ہیں یعنی دایاں جانب ہمیشہ مقدم ہوتا ہے۔ (بخاری ،کتاب ا لأشربة:5619)

(٦) پلانے والا آخر میں پیئے

دلیل:- حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"ساقی القوم آخرهم شربا" (صحیح ابن ماجہ،کتاب الأشربۃ:2771)

ترجمہ: لوگوں کو پلانے والا آخر میں پیئے گا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کتاب وسنت کی روشنی میں زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

غصہ کیا کرتا ہے ؟

غصہ ہمیشہ تنہا آتا ہے، لیکن جاتے ہوئے اپنے ساتھ عقل، اخلاق اور شخصیت کی خوبصورتی لے جاتا ہے۔

تربیتِ اولاد

سمیرہ مرتضیٰ عمری/حیدرآباد
۱/ثانویہ

ارشادِ باری ہے:"یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا " (تحریم:6)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

قارئین کرام! اولاد ماں باپ کے پاس امانت ہوتی ہے، اور اس کی تربیت ان کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے، بچے ان کی رعایا ہوتے ہیں ان سے خیر خواہی کرنا اللہ ﷻ کی مرضی کے مطابق ان کی اصلاح و تربیت کرنا ان پر واجب ہے، والدین کے لئے صرف کھانا، پینا اور لباس مہیا کرنا ان کی ذمہ داری نہیں بلکہ اس کے ساتھ ان کی دینی و اخلاقی تربیت کرنا بھی ان کا اہم فریضہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"والرجل راع في أهله و هو مسؤل عن رعيته، والمرأة راعية في بيت زوجها وهي مسؤلة عن رعيتها فكلكم راع و كلكم مسؤل عن رعيتة" (متفق علیه)

"ہر آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق باز پرس کی جائے گی اور ہر عورت اپنے خاوند کے گھر میں ذمہ دار ہے اس سے بھی اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے، وہ اپنی ذمہ داری کے متعلق جوابدہ ہوگا۔" نیک اولاد ایک خزانہ ہوتی ہے جس کو والدین اپنی موت کے بعد چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:"جب انسان فوت

ہوجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (۱)صدقۂ جاریہ (۲)علم نافع (۳) صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے"۔ (مسلم)

آج ہر شخص تربیت اولاد کے لئے پریشان ہے اس کا حل یہ ہے کہ جب تک ہم کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ پر عمل نہ کریں گے، اس کو اپنی زندگی کے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ میں اختیار نہ کریں گے، اپنی زندگیوں کو رضائے الٰہی ومحبت رسول ﷺ سے آراستہ نہ کریں گے اور اپنے دلوں میں دین اسلام سے لگاؤ اور اس کی نشر و اشاعت کے لئے دلچسپی پیدا نہ کریں گے تب تک پریشانیاں اور مصیبتیں ہماری زندگی کا حصہ بن کر رہیں گی۔

تربیت اولاد کے سلسلے میں کتاب وسنت سے ماخوذ چند اصول ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) دیندار بیوی کا انتخاب

جو حقوق اللہ، حقوق العباد اور حقوق الزوجین سے واقف ہو، کیوں کہ ماں کی گود پہلی درسگاہ ہے، جس سے نیک وصالح اولاد اور ایک اچھا معاشرہ تیار ہوتا ہے۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جتنی بڑی شخصیات گزری ہیں چاہے وہ صحابۂ کرام ﷺ ہوں تابعین وتبع تابعین یا محدثین کرام وائمۂ عظام، ان سب کی کامیابی وکامرانی کا راز ماں کی حسنِ تربیت میں مضمر رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کون سی عورتیں بہتر ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا وہ عورت بہتر اور اچھی ہے جسے اس کا شوہر دیکھ کر خوشی محسوس کرے، جو اپنے شوہر کے حکم پر چلے، اپنی ذات اور اس کے مال میں خیانت کا معاملہ نہ کرے۔ (نسائی)

(۲) صالح اولاد کے لئے دعا

ہر مسلمان اللہ ﷻ سے دعا کرے کہ اس کو نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے۔ ارشاد باری ہے:

"رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ" (الصافات:100)

نیز سورۃ فرقان آیت نمبر 74 میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔

(۳) ذکرواذکار کا اہتمام کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نکاح کرے یا کوئی جانور خریدے تو یہ دعا پڑھے:

" اللّٰھم انی أسئلک خیرھا وخیر ماجبلتھا علیه، وأعوذ بک من شرھا و شر ماجبلتھا " (بخاری: باب الطب)

(۴) بچے کی پیدائش کے بعد اذان کا اہتمام کرنا

تا کہ بچے کے کان میں سب سے پہلے کلمات توحید اور شعائر اسلام کی آواز گونجے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

(۵) بچے کی تحنیک کروانا

کسی نیک وصالح شخص سے کھجور یا شہد سے تحنیک کروائیں بعدہٗ اس کے حق میں خیر وبرکت کی دعا کروائیں۔ (مسلم، تحنیک المولود عن ولادته)

(٦) اچھے ناموں کا انتخاب کرنا

فرمان رسول ﷺ ہے "بے شک تم کل قیامت کے دن اپنے اور اپنے والدین کے ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے۔ اس لئے اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے اچھے ناموں کا انتخاب کرو۔ اچھے نام یہ ہیں، عبداللہ، عبدالرحمٰن۔" (مسلم، ابوداؤد)

(۷) ساتویں دن عقیقہ کا اہتمام کرنا

لڑکا ہو تو دو بکری، لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کریں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا: "لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے"۔ (احمد، ترمذی)

(۸) جب چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں تو تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں نیز جب سنِ بلوغ کو پہنچ جائیں تو فرائض و نوافل کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دینی و علمی مجالس میں شرکت کا اہتمام کروائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس کی وجہ سے مارو''۔ (صحیح الجامع للألبانیؒ)

یہ چند امور ہیں جن کی روشنی میں ہم اپنی اولاد کو تربیت دے کر ان کی دنیا و آخرت سنوار سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

عقیدے کی اصلاح

حدیث کا مفہوم

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے کہا: ''جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں وہی ہوگا''۔

نبی ﷺ نے فرمایا ''تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے''۔

تم ایسے کہو: ''جو اللہ چاہے وہی ہوگا''۔ (مسند احمد حدیث نمبر:1839)

بگڑتے ہوئے معاشرہ کا ذمہ دار کون؟

شیخہ فاطمہ بنت شیخ آصف/ حیدرآباد
اا شریعہ

آج مسلم معاشرہ اخلاقی تباہی کے بہت ہی بھیانک دور سے گزر رہا ہے، بے حیائی دن بدن بڑھتی جارہی ہے، سماج میں مختلف برائیاں زنا، شراب نوشی ،سودی لین دین، ظلم، رشوت، جھوٹ وغیرہ جیسی برائیاں عام ہوتی جارہی ہیں، آج اکثر لوگوں میں مکارم اخلاق، تہذیب و شرافت، عدل ومساوات کی کمی نظر آرہی ہے،لوگ دینی تعلیمات سے دور ہوکر مغربی تہذیب کے دلدادہ بنے ہوئے ہیں، آج بچوں اور بڑوں کا امتیاز، ادب واحترام معاشرہ سے معدوم ہو چکا ہے۔
ان تمام برائیوں کا سبب بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الروم:41)

ترجمہ: خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے سبب فساد پھیل گیا ہے، اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھادے، بہت ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔

غور کیجئے کہ ایک چور سال بھر میں کئی لوگوں کو چور بنالیتا ہے، ایک شرابی کئی لوگوں کو شراب کی ترغیب دیتا ہے، ایک جھوٹا، فاسق، گنہگار سال بھر میں نہ جانے کتنے لوگوں کو فاجر و گنہگار بنالیتا ہے، لیکن افسوس کہ ایک نمازی جو کئی سال سے نماز پڑھ رہا ہے بہت کم ہی لوگوں کو نمازی بناتا ہے، یہ ہے ہمارے اندر برائیوں اور بھلائیوں کا تناسب جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ضرور بھلائی کا حکم دیتے رہوگے اور ضرور برائیوں سے روکتے رہوگے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیج دے گا، پھر تمہاری توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی''۔ (رواہ الترمذی)

اوراسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’ان اللّٰہ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکرین بین ظھرا نیھم و ھم قادرون علی أن ینکروہ، ولا ینکروہ فاذا فعلوا ذٰلک عذب اللّٰہ العامۃ والخاصۃ‘‘. (مسند احمد :192/4)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے عمل کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب نہیں دیتا، یہاں تک کہ جب عام لوگوں کا حال یہ ہو جائے کہ وہ برائی اپنے درمیان ہوتے ہوئے دیکھیں اور وہ اس پر نکیر کرنے پر قادر بھی ہوں لیکن وہ اس پر نکیر نہ کریں جب ایسا ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب عام اور خاص تمام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

آج معاشرے میں عمدہ اوصاف کے بدلے آخرت سے بے خوفی، عبادت سے چوری، انسانی جان و مال کی پامالی اور بے حیائی جیسے اوصاف جنم لے رہے ہیں، جس کی پیشین گوئی اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمائی تھی:

’’فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا‘‘۔ (مریم:59)

ترجمہ: ’’پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نمازوں کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۔‘‘ الغرض اس بگڑتے ہوئے معاشرے کے حقیقی ذمہ دار یہ ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالفین

معاصی کا ارتکاب کرنے والے، اطاعت سے دور رہنے والے، شرک کو پھیلانے والے، یہی لوگ درحقیقت معاشرے کی بربادی کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’وَمَآ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ‘‘ (شوریٰ:30)

ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوتوں کا بدلہ ہے۔

(۲) بے حیائی کو عام کرنے والے

ٹی۔وی (T.V) اخبارات اور میگزین سے آج مسلمانوں کے اندر بے حیائی پھیل رہی ہے، ہمیں مغربی تہذیب کو دوش دینے کی کوئی ضرورت نہیں، ہماری زبانیں اور تہذیب ہی ہماری تباہی کے لئے کافی ہیں، فرمان الٰہی ہے:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ" (لقمان:6)

ترجمہ: بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو بے علمی کے ساتھ خرید لیتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ سے بہکائیں اور ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

(۳) تربیتِ اولاد سے لاپرواہ ماں باپ

والدین بچوں کی جسمانی پرورش کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت کے بھی ذمہ دار ہیں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

"الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته" (صحیح بخاری)

ترجمہ: تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اسکی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اگر والدین خود غلط راہ پر ہوں تو اولاد کی تربیت بھی غلط ہوگی، اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا:

"کل مولود یولد علی الفطرۃ فأبواہ یھودانه أوینصرانه". (بخاری)

ترجمہ: ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین یا تو اسے یہودی بناتے ہیں یا نصرانی۔

(۴) دنیادار امراء و حکمراں

صاحبِ شر جتنا طاقتور ہو شر بھی اتنی ہی طاقت کے ساتھ پھیلتا ہے۔ حکمرانوں کے پاس ملکی طاقتیں ہوتی ہیں وہ ملک کو اپنی سوچ میں ڈھالتے ہیں، اگر وہ نیک ہوں گے تو خیر تیزی سے

پھیلے گا اور اگر وہ برے ہوں گے تو شر کا غلبہ ہو جائے گا۔ اسی لئے برے حکمراں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اذا أسند الأمر الى غير أهله فانتظر الساعة". (صحیح بخاری: 6131)

ترجمہ: جب حکومت نا اہل لوگوں کے ہاتھوں میں دے دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

(۵) علم دین سے ناواقف لوگ

جہالت تقریباً تمام برائیوں کی جڑ ہے، اسی لئے شریعتِ اسلامیہ کا پہلا حکم:

"اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ" ہے، تعلیم سے ہی انسان اپنی اور دوسروں کی اصلاح کرسکتا ہے، اللہ ﷻ نے فرمایا:

" فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ". (توبہ:122)

ترجمہ: ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں ایک چھوٹی جماعت نکل کر جایا کرے تاکہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور یہ لوگ جب اپنی قوم میں واپس آئیں تو ان کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں۔

لہٰذا آج معاشرے کی سلامتی وتحفظ کے لئے گناہوں سے دوری، علم سے سرفرازی، اور جہالت کے خاتمے کی اشد ضرورت ہے۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ ہمیں دنیا کے فتنوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، اور روزِ محشر ہمارا شمار "ان رحمت الله قریب من المحسنین" میں فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

کیا خودکشی مسائل کا حل ہے؟

سیدہ شاہانہ صدیقہ بنت سید معین الحسن/ حیدرآباد

تدریب الداعیات والمعلمات

دنیا میں آزمائش ہر انسان پر آتی ہے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، نیک بخت ہو یا بد بخت۔ اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

”لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ“ (سورۃ البلد: 4)

ترجمہ: ہم نے انسان کو سختی برداشت کرنے والا پیدا کیا ہے۔

لہٰذا آزمائشوں کا تعلق کبھی انسان کے جسم اور اس کے اہل وعیال سے ہوتا ہے اور کبھی ان کا تعلق اس کے مالی حالات سے ہوتا ہے۔ یہ آزمائش مختلف طریقوں سے آتی ہے، جیسے کسی بیماری کا لاحق ہونا، بیوی کا بداخلاق و بدزبان ہونا، یا اولاد کا نافرمان یا بڑے گناہوں میں مبتلا ہونا، یا تعلیمی انحطاط و بیروزگاری اور اسی طرح کم تنخواہ میں گھریلو اخراجات کا پورا نہ ہونا وغیرہ۔ جس کی وجہ سے انسان نہایت پریشان رہتا ہے الغرض کسی نہ کسی طرح آزمائش آتی رہتی ہے، لیکن کامیاب انسان وہ ہے جو آزمائشوں کو برداشت کرتا ہے اور مکمل طور پر صبر کر کے اللہ ﷻ کی تقدیر پر راضی ہو جاتا ہے۔ مختلف قسم کی آزمائشوں کے ذکر کے بعد اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

”وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ“ (سورۃ البقرۃ: 157-155)

ترجمہ: اے محمد ﷺ! آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے، انہیں جب کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو کہتے ہیں یقیناً ہم اللہ ﷻ کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا

ہے۔ایسے ہی لوگوں پر اللہ ﷻ کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

یہ مصائب پر صبر کرنے والوں کا بدلہ ہے۔مگر بعض لوگ آزمائشوں میں زندگی اور اللہ ﷻ کی رحمت سے مایوس ہوجاتے ہیں اور اپنے لئے ایک تباہی کا فیصلہ کرلیتے ہیں اور خود اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی زندگی کا خاتمہ کردیتے ہیں یعنی خودکشی کرلیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مسائل ومصائب کا خاتمہ ہوگیا،لیکن خودکشی کی سزا دنیاوی مصائب سے زیادہ سخت ہے۔

خودکشی

آزمائشوں اور مصائب کا وہ خوفناک پہلو ہے جس میں انسان اللہ ﷻ کی آزمائشوں میں ناکام اور اس کی رحمت سے مایوس ہوکر خود اپنی زندگی کو ختم کردیتا ہے اور یہ بزدلی والا عمل ہے۔

خودکشی کا حکم

اللہ ﷻ نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے۔اللہ ﷻ کا ارشاد ہے:

”وَلَاتَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ“ (سورۃ النساء:29)

ترجمہ:اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ اور اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”لَاضَرَرَوَلَاضِرَارَ“ ۔ (سنن ابن ماجہ:2340)

ترجمہ: نہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ اور نہ کسی اور کو۔

جب کہ خودکشی کرنے والا شخص اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے اور اس کی اس حرکت کی وجہ سے اس کے اہل وعیال کو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاک کرنا یہ عمل حرام ہے۔جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:”تم سے پہلی امت میں ایک شخص تھا جسے ایک زخم لگا تو وہ اسے برداشت نہ کرسکا چنانچہ اس نے چھری اٹھائی اور اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔اس سے اس کا خون بہنے لگا حتی کہ وہ مرگیا،اللہ ﷻ نے اس کے بارے میں فرمایا:

”بادرنی عبدی بنفسه ،حرمت علیه الجنة“. (صحیح بخاری:3464-3463)

میرے بندے نے اپنی جان کے بارے میں جلد بازی کی (تکلیف کو برداشت نہ کیا اورخود ہی اپنے آپ کو مارڈالا) اس پر میں نے جنت کوحرام کردیا۔

ان نصوص سے معلوم ہوا کہ خودکشی کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

آزمائشوں کاازالہ

انسان جن آزمائشوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں سے بعض کا تعلق ماضی اورحال سے اور بعض کا مستقبل کی فکر سے ہوتا ہے۔

اگران کا تعلق ماضی سے ہو مثلا گذرے ہوئے زمانے میں کسی نے اس پر ظلم کیا یا وہ کسی بڑی مصیبت سے دوچار ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا تھا تو وہ اسے بھول جائے اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرے اب وہ اس مصیبت سے نجات حاصل کر چکا ہے۔

اوراگران کا تعلق حال سے ہے اور وہ آزمائش میں مبتلا ہے تو وہ اس کو برداشت کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے ازالے کی دعا بار بار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی پریشانیوں کو ختم نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ" (سورۃ النمل:62)

ترجمہ: بے کس کی پکار کو جب وہ پکارے کون قبول کر کے تکلیف کو دور کردیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

اور جہاں تک مستقبل کا تعلق ہے تو وہ خواہ مخواہ پریشان نہ ہو کیونکہ آنے والے ایک لمحہ کا بھی کسی کو پتہ نہیں کہ اس میں کیا ہوگا؟ اس لئے صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اس پر حسنِ ظن رکھتے ہوئے اسی سے خیر کی امید رکھنی چاہئے۔

آزمائشوں پر صبر کا بدلہ

جو شخص آزمائشوں، مصائب اور تکالیف میں گھرا ہو، اسے ان پر صبر کرنا چاہئے اس لئے کہ وہ گناہوں کو مٹادیتا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"مایصیب المسلم من نصب ولاوصب ولاهم ولاحزن ولاأذی ولاغم حتی الشوکة التی یشاکها الاکفر الله بها من خطایاه" . (البخاری: کتاب المرضیٰ)

ترجمہ: مسلمان کو جب تھکاوٹ یا بیماری لاحق ہوتی ہے یا وہ حزن وملال اور تکلیف سے دوچار ہوتا ہے حتی کہ اگر ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ ﷻ اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

اللہ ﷻ ہم تمام مسلمانوں کو آزمائشوں میں صبر کرنے اور خودکشی جیسے کبیرہ گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

گونگی ہوگئی آج کچھ زباں کہتے کہتے
ہچکچا گیا میں خود کو مسلماں کہتے کہتے

یہ بات نہیں کہ مجھ کو رب پر یقین نہیں
بس ڈر گیا خود کو صاحب ایماں کہتے کہتے

توفیق نہ ہوئی ایک وقت کی نماز کی
اور چپ ہوا مؤذن اذاں کہتے کہتے

کسی کافر نے پوچھا کہ یہ کیا ہے مہینہ
شرم سے پانی ہاتھ سے گر گیا رمضاں کہتے کہتے

میری الماری میں گرد سے اٹی کتاب کو جو پوچھا
میں گڑھ گیا زمیں میں قرآں کہتے کہتے

یہ سن کے چپ سادھ لی اقبال اس نے
یوں لگا جیسے رک گیا وہ حیواں کہتے کہتے

شاعر مشرق علامہ اقبال

مسلمانوں پر ظلم کا اسلامی حل

رقیہ بنت عبداللہ بن محمد/ حیدرآباد
ا/شریعہ

عرصہ دراز سے دنیا بھر کے مسلمان مظلومیت و مقہوریت کی زندگی گذار رہے ہیں اور "الکفر ملة واحدة" کے تحت تمام کفار مسلمانوں پر ایسے ٹوٹ پڑے ہیں جیسے شکاری شکار پر ٹوٹ پڑتے ہیں، جو مذہب کے ہی نہیں بلکہ انسانیت کے بھی خلاف ہے۔ کثرتِ تعداد کے باوجود مسلمان دردر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں، ان پر ظلم وجور کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اس ظلم سے بچنے کے لئے کتاب وسنت میں کون سا راستہ بتایا گیا ہے۔

(ا) ایمان وعمل کی پختگی

یہ بنیادی شرط ہے جسکے بغیر اللہ ﷻ کی مدد کا تصور ممکن نہیں، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

" وَلَاتَهِنُوا وَلَا تَحۡزَنُوا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ " (آل عمران:139)

ترجمہ: اور پست ہمت نہ ہوجاؤ اور غم نہ کرو، تم ہی غالب رہوگے اگر تم مومن کامل ہو۔

ایمان کے ساتھ ساتھ عمل کی قوت ہو، تو دشمنوں کی ساری سازشوں کو اللہ ﷻ ناکام بنا دیتا ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

"وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔا" (سورة آل عمران:120)

ترجمہ: اگر صبر کے اوپر ڈٹے رہو اور تقویٰ اختیار کرو تو دشمنوں کی سازش تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

تقویٰ دراصل ایمان کے ساتھ پیدا ہونے والی عملی قوت کا نام ہے۔

(۲) اتحادواتفاق

اتحادواتفاق دشمنوں پر غلبہ پانے کی ایک شرط ہے۔قرآن وحدیث میں بارہا اتحادواتفاق اور باہمی تعاون پر زوردیا گیا ہے چنانچہ ارشادربانی ہے:

" وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ " .(انفال:46)

ترجمہ: اورآپس میں نزاع نہ کروورنہ ناکام ہوجاؤگےاورتمہاری ہوااکھڑجائے گی۔

مسلمانوں کودشمنوں پرفتح پانے کے لئےضروری ہے کہ وہ متحد ہوں۔

بقول علامہ اقبال رحمہ اللہ:

فردقائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

(۳) دنیا کی محبت

نبی ﷺ نے فرمایا:''کہ ایک زمانہ آئے گا کہ اقوام عالم تم پر ایسےٹوٹ پڑیں گے جیسے کھانے والے دسترخوان پرٹوٹ پڑتے ہیں،صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا،کیا ہم لوگ اس وقت کم تعداد میں ہوں گے؟تو آپ ﷺ نے فرمایا:نہیں، بلکہ زیادہ ہوں گے،لیکن تمہاری حیثیت سمندر کے جھاگ کی سی ہوگی،تمہارے دشمنوں کے دلوں سے اللہ ﷻ تمہارارعب نکال دے گا اورتمہارے دلوں میں'وھـــن ''ڈال دے گا،صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا:'وھـــن 'کیا چیز ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا:''دنیا کی محبت اورموت سےنفرت''(ابوداؤد)

(۴) اللہ کے دین کی نصرت

اللہ ﷻ کے دین کی نصرت،نصرتِ الٰہی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے،قرآن مجید میں بارہااس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے،چنانچہ ارشادربانی ہے:

"إن تنصروا الله ینصر کم "(محمد:7)

ترجمہ: اگرتم اللہ ﷻ (کے دین) کی مدد کروگے،تو اللہ ﷻ تمہاری مدد کرے گا۔

اسلام کے دورِ اول میں جب مسلمانوں نے اللہ ﷻ کے دین کی تبلیغ واشاعت اور نصرت ومدد کی تو اللہ ﷻ نے ان کی قلتِ تعداد کے باوجود دشمنان اسلام پران کو غالب کیا۔

اگر آج بھی مسلمانوں کے اندر ایمان وعمل کی چنگاری فروزاں ہوجائے اور کتاب وسنت میں موجودہ ہدایات پر وہ عمل پیرا ہوجائیں تو اللہ ﷻ آج پھر دوبارہ مسلمانوں کا رعب ودبدبہ کفار ومشرکین اور دشمنانِ اسلام کے دلوں میں ڈال دے گا اور مسلمان پھر مظلومیت ومقہوریت کی وادیٔ پُرخار سے نکل کر امن وسکون کی سانس لیں گے۔اللہ ﷻ مسلمانوں کی مدد فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆

متوجہ ہوں

S.S.C پاس/فیل طالبات

معہد العلوم الشرعیہ میں تین سالہ کورس کے لئے نئے سمسٹر میں داخلے جاری ہیں

فوری تشریف لائیں

جامعة المفلحات کوتہ پیٹ، بارکس، حیدرآباد

حمل السلاح على المسلم حرام

عائشہ صدیقہ بنت شیخ آصف/حیدرآباد

ا/الشریعۃ

"وَلاَ تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقّ "(الانعام : ۱۵۱)

الإسلام جعل حفظ النفوس من أهم المقاصد الشرعية التى جاءت الشرائع لحفظهابعد حفظ الدين ،كما دل على ذلک النصوص المتكاثرة فى حرمة قتل المسلم بغير الحق كما قال النبى ﷺ:"كل ذنب عسى الله أن يغفر له إلا من مات مشركا أومؤمن قتل مؤمنا متعمدا" (رواه أبوداؤد وصححه الألبانى)

قال ابن العربى : ثبت النهى عن قتل البهيمة بغير حق والوعيد فى ذلک فكيف بقتل الآدمى ،فكيف بالتقى الصالح ؟

وقد حرصت الشريعة على سلامة الناس فضلا عن إيذائهم أو قتلهم فحرمت مجرد رفع السلاح فى وجه المسلم ولوكان على سبيل المزاح وقد روى مسلم عن أبى هريرة : أن النبى ﷺقال :"من أشار إلى أخيه بحديدة فان الملائكة تلعنه حتى يدعها، وإن كان أخاه لأبيه وأمه"

وقال النووي رحمه الله :"فيه تأكيد حرمة المسلم ،والنهى الشديد عن ترويعه وتخويفه والتعرض له بماقد يؤذيه ."

وقوله ﷺ :"وإن كان أخاه لأبيه وأمه"مبالغة فى إيضاح عموم النهى فى كل أحد سواء من يتهم فيه ومن لايتهم ،وسواء كان هذا هزلا ولعبا أم لا ، لأن

ترويع المسلم حرام بكل حال ،ولأنه قد يسبقه السلاح كما صرح به في رواية أخرى، ولعن الملائكة له يدل على أنه حرام .

حمل السلاح على المسلم

عن عبد اللّٰه بن عمر رضى الله عنهما قال: "من حمل علينا السلاح فليس منا "(متفق عليه) قال النووي رحمه اللّٰه مبينا مراد الحديث :"أن من حمل السلاح على المسلمين بغير حق ولاتأويل ،ولم يستحله فهو عاص ولايكفر بذلک ،فان استحله كفر"

ومعنى قوله "فليس منا"أى ليس على طريقتنا ،أو ليس متبعا على طريقتنا لأن من حق المسلم أن ينصره ويقاتل دونه لاأن يرعبه بحمل السلاح عليه لإ رادة قتاله أو قتله .

علامة الساعة

كثرة القتال من علاما ت الساعة ،فاذا ظهرت المنكرات كثر القتال ،كما روى عن أبى موسیٰ قال :حدثنا رسول اللّٰه ﷺ :"إن بين يدى الساعة لهرجا،قال : قلت يارسول اللّٰه ا ماالهرج ؟قال "القتل"فقال بعض المسلمين :يارسول اللّٰه! أنقتل الآن فى العام الواحد من المشركين كذاوكذا فقال رسول اللّٰه ﷺ:"ليس بقتل المشركين ولكن يقتل بعضكم بعضا ،حتى يقتل الرجل جاره ،وابن عمه، وذاقرابته،فقال بعض القوم :يارسول اللّٰه! ومعنا عقولنا ذلک اليوم ؟ فقال رسول اللّٰه ﷺ :لا، تنزع عقول أكثر ذلک الزمان ويخلف له هباء من الناس لاعقول لهم "

(أخرجه ابن ماجة وصححه الألبانى)

فيتمكن معالجة هذا الأمر الخطير بأمور منها:

١. على دول المسلمين الحزم بتطبيق القوانين الاسلامية .

٢. توعية الناس بخطر السلاح وماينشأ عنه من حوادث وخيمة على الناس بسبب الخطأ وسوء الإ ستعمال أو بسبب الغضب والتهور.

٣. معالجة الخلافات بغير عنف .

٤. تنبيه الصغار على خطر مايشاهدونه فى الأفلام والألعاب الإ لكترونية من عنف وإراقة دماء .

٥. تربية النفس على سعة الصدر والتسامح .

أخيرا ندعو اللّٰه أن يوفقنا جميعا لطاعته وطاعة رسوله ونعوذبه من معصيته و معصية رسوله.

☆☆☆☆☆

انسان کی خواهشات !! که

(١) نام ... اونچاهو (٢) لباس ...عمده هو (٣) مکان ...عالیشان هو

مگر بعد وفات یه تبدیل هوجاتی هیں

(١) نام ...... میت (٢) لباس ...... کفن (٣) مکان ...... قبر

بیکار کبھی نہ بیٹھو

اس لئے کہ برے خیالات ہمیشہ بیکاری میں ہی آیا کرتے ہیں

فتاویٰ

ابوالکلام عبداللہ مدنی
مدیر جامعۃ المفلحات

جائز زینت

سوال: کیا عورت کا اپنے سر، ہاتھ، پیر، ابرو(Eyebrow) وغیرہ کے بالوں کو کاٹنا یا بلیچنگ (Bleaching) کے ذریعہ بالوں کو رنگنا، تغییر خلق اللہ میں سے ہے یا پھر زینت کے لئے جائز ہے؟ برائے کرم اس مسئلہ کو دلائل کی روشنی میں واضح کریں۔

اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

حمیراء پروین/گلبرگہ، کرناٹک

28-11-2014

(۱) جواب: بغیر کسی عذر کے عورتوں کو سر کے بال چھوٹے کرانا یا منڈانا جائز نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے صرف حج وعمرہ کے موقع پر عورتوں کو چوٹیوں کے آخر سے تھوڑا بال کاٹنے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا:

"لیس علی النساء حلق ، و انما علی النساء التقصیر" . (بخاری:1984)

یعنی عورتوں پر حلق نہیں ہے، صرف تقصیر ہے۔

اور نیز فرمایا: "أنا بریئ ممن حلق و خرق "(صحیح مسلم)

یعنی میں بری ہوں اس سے جو سر کے بال منڈائے اور کپڑے پھاڑے"۔

البتہ جن عورتوں کے بال اتنے زیادہ لمبے ہوں کہ انہیں دھونے اور کنگھی کرنے میں مشقت ہو تو اہل علم نے انہیں بقدر ضرورت کاٹنے کی اجازت دی ہے۔

(۲) جواب: ہاتھ اور پیر کے بالوں کو کاٹنے یا نہ کاٹنے کے بارے میں احادیث میں صراحت نہیں ہے، اس لئے بعض علماء نے کاٹنے کی اجازت دی ہے اور بعض علماء نے اسے تغییر خلق اللہ (یعنی اللہ کی خلقت کو بدلنا) میں شمار کیا ہے اور محض زیبائش کے لئے فطری بناوٹ کو بدلنے سے منع کیا ہے۔

البتہ اگر بال کی زیادتی سے عورت کے ہاتھ اور پیر مردوں کی طرح یا بہت بدنما نظر آتے ہوں تو علماء کی ایک جماعت نے اسے چھوٹا کرنے یا زائل کرنے کی اجازت دی ہے۔

(۳) جواب: ابرو کے بال اکھیڑنے والی عورت کو "نامصہ" اور ایسا کروانے والی عورت کو "متنمصہ" کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے "نامصہ" اور "متنمصہ" دونوں پر لعنت بھیجی ہے:

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة والمتنمصة والواشمة والمستوشمة من غير داء".

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ملعون قرار دی گئی ہیں بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور بغیر کسی بیماری کے گودنے لگانے والی گودنے لگوانے والی۔ (ابوداؤد)

علماء نے کہا ہے کہ جس طرح ابرو کے بال اکھیڑنا نمص ہے، اسی طرح ابرو کے بال کاٹنا یا منڈانا بھی نمص ہے اور "نمص" "تغییر خلق اللہ (یعنی اللہ کی خلقت کو بدلنا) ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حکمت و مصلحت کے تحت لوگوں کے ابروؤں (Eyebrows) کے بال مختلف طرح کے بناتے ہیں، کسی کے زیادہ، کسی کے کم، کسی کے لمبے، کسی کے چھوٹے، تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کے درمیان تمیز اور پہچان ہو اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں کمال حسن پایا جاتا ہے، یہ کسی شوہر کے لئے باعث نفرت نہیں ہونا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس تخلیق پر قناعت و رضامندی کا اظہار کرنا چاہئے۔

البتہ اگر ابرو کے بال اتنے لمبے ہو جائیں کہ آنکھوں کو تکلیف پہنچے تو بقدر ضرورت اسے

چھوٹا کرنا جائز ہے۔

(۴) جواب: بلیچنگ: یعنی کالے بالوں کو کسی دوسرے رنگ میں رنگنا، جیسا کہ آج کل مغربی ممالک کی عورتیں اپنے کالے بالوں کو تھوڑا براؤن، تھوڑا لال، تھوڑا ہرا کرواتی ہیں تو یہ ''تغییر خلق اللّٰہ'' اور ''من تشبه بقوم فهو منهم'' کے تحت ناجائز ہے۔ ہاں اگر سفید بالوں کو کالے رنگ کے علاوہ حنا (مہندی) اور کتم کے رنگ میں رنگنا ہو تو بہتر اور مسنون عمل ہے۔

''عن جابر بن عبداللّٰه رضی اللہ عنہ قال أتي بأبي قحافة يوم فتح مكة ورأسه ولحيته كالثغامة بياض فقال رسول اللّٰه ﷺ :غيّروا هذا بشيء واجتنبوا السواد''

جابر عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد) ابو قحافہ کو لایا گیا، ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی ثغامہ (سفید رنگ کے پودے) کے مانند تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے کسی چیز سے بدل دو اور سیاہی سے بچو۔ (مسلم)

بہت ناز ہے تجھے اپنے دوستوں پر اے انسان!
تیرے ہی جنازے پر آ کر پوچھیں گے کتنی دیر ہے دفنانے میں

☆☆☆☆☆

اخبار جامعہ

حمیرا پروین بنت محمد حنیف/گلبرگہ
(مدیرہ صوت المفلحات)

جامعۃ المفلحات میں کمپیوٹرائز قرآن کی تعلیم کا اہتمام

مورخہ 14/تا 21/نومبر 2014ء جامعۃ المفلحات کی زیر نگرانی طلباء و طالبات کو قرآن کریم کی مع تجوید تعلیم دینے کا خصوصی اہتمام کیا گیا، جس میں مہمان قاری مبارک بن محمد المری حفظہ اللہ (امام و خطیب مسجد ھدیۃ الکویت) نے طلباء اور مہمان قاریہ اُم حمد حفظہا اللہ نے طالبات کو جدید ٹکنالوجی کے ذریعہ نہایت ہی عمدہ انداز میں تجوید قرآن کی تعلیم دی ساتھ ہی ساتھ اس پروگرام کے مشارکین ومشارکات کو انعامات سے نوازا گیا۔ نیز حافظ شفیق الرحمٰن سلفی صاحب نے مہمان قاری اور معلمہ سمیہ تحسین بنت عبدالغفار ندوی نے مہمان قاریہ کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں ان کا بھرپور تعاون کیا۔

معہد العلوم الشرعیہ کا سالانہ جلسہ

مورخہ 8/ تا 24/نومبر 2014ء معہد العلوم الشرعیہ کے سالانہ امتحانات ہوئے، معہد سادس مکمل کرنے والی 21 طالبات کے پانچویں قافلہ کے لئے جامعۃ المفلحات میں بروز جمعہ بتاریخ 28/نومبر 2014ء کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی نظامت مولانا عبداللہ صدیقی جامعی/حفظہ اللہ اور صدارت محترم محمد عبدالرحمٰن فاروقی (امیر جمعیت اہل حدیث حیدرآباد وسکندرآباد) نے کی، قاری فیاض احمد جامعی/حفظہ اللہ نے امتحان کے نتائج کا اعلان کیا۔ اور آخر میں فارغات کو شہادات و خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ الحمدللہ اب تک 118 طالبات معہد سے فارغ ہوچکی ہیں۔

دورة علمية کا اختتامی جلسہ

جامعہ کے زیر اہتمام ''مبرۃ الآل والأصحاب'' کے تحت چلنے والا چھ ماہی کورس مدیر الدورہ محترم مولانا ابوالکلام عبداللہ مدنی صاحب کی نگرانی میں اپنے اختتام کو پہنچا۔ 29 رنومبر 2014ء کو اس کے امتحانات ہوئے اور 8/ڈسمبر کو اس کا اختتامی جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام مشارک داعیات کو اسناد و انعامات سے نوازا گیا۔ جلسہ کی صدارت مولانا محمد عبدالرحمٰن فاروقی صاحب نے کی اور شریف حامد بن شریف غالب یمانی مہمان خصوصی رہے۔ جلسہ کی کاروائی مولانا شہاب الدین صاحب سلفی نے چلائی، نائب شیخ الجامعہ سید واجد حسن مدنی صاحب نے نتائج کا اعلان اور شہادات تقسیم کی۔ شاکرہ سمیہ بنت عبدالغفور مفلحاتی نے 96 فیصد سے پہلا نمبر حاصل کیا۔ یاد رہے کہ اس میں 50 داعیات نے حصہ لیا تھا۔

جامعة المفلحات کا ششماھی امتحان

جامعۃ المفلحات کے ہیڈ ماسٹر جناب محمد عبدالقیوم صاحب کی اطلاع کے مطابق اس سال دینی و عصری ششماہی امتحان حسب سرکاری نظام الاوقات 24/ڈسمبر 2014ء تا 9/جنوری 2015ء منعقد ہونا طے پایا ہے۔

مسابقۂ اصول ثلاثہ

جامعۃ الفرقان سعید آباد کی جانب سے 7/دسمبر بروز اتوار شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی شہرۂ آفاق کتاب ''الأصول الثلاثة'' کے مسابقہ کا ایک سنٹر جامعۃ المفلحات کو بنایا گیا اور اس میں الحمد للہ جامعۃ المفلحات کی تقریباً 260 طالبات نے حصہ لیا اور تبسم کوثر بنت رونق علی (بلہاری) نے تیسری پوزیشن حاصل کی ساتھ ہی حفصہ تسنیم بنت یونس (ورنگل)، ناہید سلطانہ بنت عبدالمعبود (نارائن کھیڑ) اور صفا بنت عبدالقدوس (حیدرآباد) نے تشجیعی انعامات حاصل کئے۔

نیز اس مسابقہ میں جامعۃ الفلاح سے دس (10) طلباء نے حصہ لیا جن میں عامر بن نذیر احمد (ناندیڑ) تشجیعی انعام کے مستحق ہوئے۔

حفظ قرآن کی تکمیل

رئیس قسم تحفیظ القرآن مولانا شہاب الدین سلفی صاحب کی اطلاع کے بموجب امسال پانچ (5) طالبات (1) نازیہ انجم سعید الرحمٰن، حیدرآباد۔ (2) نازنین بیگم عبدالحفیظ، حیدرآباد۔ (3) زینب بیگم مقبول غوث پاشا، حیدرآباد۔ (4) یاسمین بیگم مقبول غوث پاشا، حیدرآباد۔ (5) سارہ محمد ناصر خان، حیدرآباد حفظ قرآن مکمل کر رہی ہیں۔ الحمدللہ جملہ پچیس (25) حافظ طالبات جامعۃ المفلحات کی مختلف کلاسوں زیرِ تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کو ان کے سینے میں محفوظ رکھے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

جامعة الفلاح میں ششماھی امتحانات کا انعقاد

شیخ الجامعہ محترم محمد شعیب مدنی حفظہ اللہ کے اعلان پر 29/نومبر سے 13/دسمبر 2014 تک ششماہی امتحانات منعقد ہوئے۔

فلاح انٹر نیشنل اسکول شریف نگر وگشن باغ کے امتحانات

فلاح انٹرنیشنل اسکول شریف نگر میں 24 / دسمبر تا 2/جنوری 2015

اور فلاح انٹرنیشنل اسکول گشن باغ میں 16/دسمبر تا 24/دسمبر 2014

ششماہی امتحانات منعقد ہوئے۔

جامعة الفلاح میں ماھانه تربیتی نشست کا افتتاح

جامعۃ الفلاح کے طلبہ کی علمی، تربیتی واخلاقی اصلاح کے لئے ماہ نومبر 2014ء میں شیخ الجامعہ مولانا محمد شعیب مدنی حفظہ اللہ نے جامعہ کی مسجد میں ظہر تا عصر ماہانہ نشست کا افتتاح کیا۔ اس نشست کی صدارت شیخ الجامعہ نے سنبھالی اور قرأت وطلباء کی چند تقاریر کے بعد مولانا عبداللہ صدیقی جامعی استاذ جامعۃ الفلاح والمفلحات نے انتہائی سہل انداز میں مقام صحابہ وصحابیات کو واضح کیا، اور مولانا سید واجد حسن مدنی نے طلبہ کے سوالات کا اطمینان بخش جواب دیا، پھر صدارتی کلمات کے ذریعہ یہ نشست اختتام کو پہونچی۔

☆☆☆☆☆

شعبۂ حفظ کی شاندار کامیابی

جامعۃ الفلاح شریف نگر، حیدرآباد

الحمدللہ جناب شریف محمد بن غالب الیمانی الأشراف کا تعمیر کردہ جامعۃ الفلاح مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے، اس میں شروع ہی سے تین شعبے بنائے گئے:

(1) L.K.G تا X

(2) معہد العلوم الشرعیۃ (تین سالہ کورس)

(3) تحفیظ القرآن الکریم

معہد العلوم الشرعیۃ سے امسال 8 طلبہ فارغ ہورہے ہیں۔

شعبۂ حفظ میں کل 22 طلبہ زیر تعلیم ہیں جن میں سے الحمدللہ 7 طلبہ نے حفظ قرآن مکمل کرلیا ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

(1) محمد عظمت بن محمد حاجی (نظام آباد) (2) محمد شعیب خان بن محمد سعادت خان (حیدرآباد)
(3) محمد عادل بن عبدالجلیل (حیدرآباد) (4) محمد صہیب بن علی حسین (منگول، آندھراپردیش)
(5) محمد انصار بن محمد خواجہ (حیدرآباد) (6) محمد عثمان بن محمد نعمان (گوداوری، آندھراپردیش)
(7) محمد فہیم خان بن محمد مستقیم خان (حیدرآباد)

رئیس الجامعۃ جناب شریف محمد بن غالب الیمانی الأشراف حفظہ اللہ نے ان طلبہ کو مبارکبادی کے ساتھ ساتھ ہمیشہ قرآن پڑھتے رہنے کی تلقین کی اور ان طلبہ کی کامیابی پر ان کے اساتذہ کرام حافظ محمد عبدالعزیز اور حافظ سید عبدالعزیز کی محنت کو سراہا اور مزید ترقی کی دعائیں دیں۔

☆☆☆☆☆

దైవప్రవక్త (సఅసం) ఇలా అన్నారు : "నా మనసుపై ఒక్కసారి ఓ ఆచ్ఛాదన ఆవరించేది దాని తొలగింపుకై నేను అనుదినం 100 సార్లు దైవాన్ని క్షమాపణ కోరుకునేవాణ్ణి." (ముస్లిం-2072/4)

క్షమాపణ కొరకు దైవాన్ని వేడుకోవటం వలన ఆత్మ పరిశుద్ధమవుతుంది. జ్యోతిర్మయం అవుతుంది. క్షమాపణ, క్షమాభిక్ష విశ్వాసికి ఎంతో మేలు చేకూరుస్తుంది. పశ్చాత్తాపం మరియు క్షమాభిక్ష ఒక దాసునిలో ఉండవలసిన రెండు ఉత్తమ గుణాలు. ఈ రెండు గుణాలు ఆది మానవుడైన హ్రజత్ ఆదం (అస) నుండి వారసత్వంగా లభించాయి. హ్రజత్ ఆదం(అస)గారి మనఃస్థితిపై స్తబ్ధత ఆవరించి ఆయన మనోవాంఛకు లొంగిపోయి వాగ్దానభంగానికి పాల్పడగానే ఆయనకు ప్రసాదించబడిన వరాలు నిరర్థకమైపోయాయి. ఆ తర్వాత చేసిన తప్పును ఒప్పుకుంటున్నట్లుగా పశ్చాత్తాపం చెందమని క్షమాభిక్షకై వేడుకోమని ఉపదేశించబడింది. అందుచేత హ్రజత్ ఆదం (అస) దైవసన్నిధిలో బాధాతప్త మనసుతో మొరపెట్టుకున్నారు. ప్రభూ! మేము మీ ఆదేశాన్ని ఉల్లంఘించి మా ఆత్మలకు అన్యాయం చేసుకున్నాము. నువ్వే గనక ఇక మమ్ము క్షమించకపోతే, మాపై దయ చూపకపోతే మేము నష్టాన్ని చవిచూసే వారి సరసన నిలబడాల్సివస్తుంది. పశ్చాత్తాప భావంతో కుమిలిపోయి క్షమాపణ వేడుకున్న మీదట కారుణ్య ప్రభువు ఆయన్ని మన్నించాడు.

కాబట్టి ఏ కష్టం వచ్చినా, బాధ ఎదురైనా అల్లాహ్‌నే ఆరాధించాలి. ఆయన సహాయాన్నే కోరాలి. అల్లాహ్ తన దాసుల కోసం ఏదయితే రాసిపెట్టాడో అదే జరుగు తుంది. దాన్ని ఎవరు మార్చలేరు. ఏ వ్యక్తికైనా చేకూరవలసిన లాభం చేకూరితీరుతుంది, రావలసిన నష్టం వాటిల్లుతుంది. మరి నీవు గనక దైవంపై పూర్తి భారం మోపినట్లయితే దృఢ నమ్మకంతో వ్యవహరించినట్లయితే ఆయన నీకు గొప్ప ప్రతిఫలాన్ని ఇస్తాడు. దైవాన్ని చిత్తశుద్ధితో సేవించేవారు పాటించవలసిన పద్ధతి అక్షరాలా ఇదే. సాఫల్యానికి సోపానం ఇదే.

కాబట్టి మన మనసుకి కష్టాలు ఎదురైనా, సుఖాలు ఎదురైనా అల్లాహ్ పట్ల కృతజ్ఞతా భావంతో మెలగాలి. చివరిగా నా యొక్క దుఆ ఏమనగా- ఓ అల్లాహ్! మా తప్పుల్ని మన్నించుగాక, పశ్చాత్తాపభావం కలిపించుగాక, మనసును అదుపులో ఉంచేవానిగా చేయుగాక. (ఆమీన్)

పేరు: **సనా ఆఫ్రీన్** (M-VI)
D/o. అబ్దుర్రజ్జాఖ్, కాకినాడ

అనువాదం : అల్‌హాఖ్ తెలుగు పబ్లికేషన్స్
- మౌలానా ముహమ్మద్ తఖీయుద్దీన్
- ముహమ్మద్ అజీజుర్రహ్మాన్

అనంత కరుణామయుడు అపార కృపాశీలుడు అయిన అల్లాహ్ పేరుతో

మానవ మనసు

ఈ ప్రపంచంలో మానవ మనసు రెండు స్థితులకు లోనవుతుంది. ఒకటి సుఖం, రెండవది దుఃఖం. వాస్తవానికి ఈ రెండు స్థితులలోను అతడు తన ప్రభువుకు ఏమేరకు విధేయుడై ఉంటాడో పరీక్షించబడతాడు. మానవుడు సుఖసౌఖ్యాలను పొందిన నాడు పరధ్యానానికి, ప్రమత్తతకు లోనై అల్లాహ్‌ను నిర్లక్ష్యం చేస్తాడని, కష్టాలొచ్చిపడగానే కృతఘ్నుడై నిందలు నిష్ఠూరాలకు సిద్ధమవుతాడని అల్లాహ్ సెలవిచ్చాడు.

"మానవునికి ఏదైనా కష్టం కలిగినప్పుడు అతడు పశ్చాత్తాపంతో తన ప్రభువు వైపునకు మరలి ఆయనను వేడుకుంటాడు. తరువాత ఆయన (అల్లాహ్) అతనికి తన అనుగ్రహాన్ని ప్రసాదించినప్పుడు, అతడు పూర్వం దేనిని గురించి వేడుకుంటూ ఉండేవాడో దానిని మరిచిపోతాడు మరియు అల్లాహ్‌కు సాటికల్పించి,(ఇతరులను) ఆయన మార్గం నుండి తప్పిస్తాడు. (అలాంటి వానితో) ఇలా అను: "నీవు, నీ సత్యతిరస్కార వైఖరితో కొంతకాలం సంతోషపడు. నిశ్చయంగా, నీవు నరకవాసుల్లోని వాడవవుతాడు."

మానవ మనసులోనున్న ఒక పెద్ద బలహీనత ఏమిటంటే సుఖశాంతులు, సిరిసంపదలు ప్రాప్తించినప్పుడు అది అణుకువతో ఉండి దైవం పట్ల కృతజ్ఞతా భావంతో మెలగదు. మరి కష్టాలు రాగానే సహన స్థయిర్యాలను విడనాడి దైవానికి వ్యతిరేకంగా నిందారోపణలకు దిగుతుంది.

అనుచితంగా అపసవ్యంగా వ్యవహరించటమే మనసు పని. దేవుని చేత సృష్టించ బడిన వాటిని దైవానికి సాటిగా నిలపటం దైవప్రసాదితమైన ఉపాధి పట్ల సంతృప్తి చెందక పోవటం దానికి అలవాటు.అంతేకాదు కోరికలతో అది మనిషికి ఆందోళనా భరితమైన స్థితిలో పడవేస్తుంది. మరి ఆ మనసునే గనక కష్టాలు, బాధల నుండి విముక్తి చేసి కలిమిని ప్రసాదిస్తే తన పూర్వ స్థితిని మరిచిపోయి, అహంకారంతో విర్రవీగుతుంది. మరి ఆ మనసు నిర్లక్ష్య వైఖరిని మాని రుజువర్తన చెందినట్లయితే, కృతజ్ఞతా వైఖరిని అలవరచు కున్నట్లయితే దేవుడు తన కానుకల్ని నిరంతరం ప్రసాదిస్తాడు. సర్వావ్యవస్థలో అండగా నిలుస్తాడు. దైవకారుణ్యం పట్ల నిరాశ చెందకు. దేవుని సత్యప్రవక్త ఆదర్శ జీవితాన్ని అనుసరించు.

he will feel important like a house and he will say I wrath him with my power !"instead say,"in the name of allah, "so that he feels humiliated like fly.

(14) Those who have the worldly affairs as their biggest concern:-

"And whoever has the worldly affairs as their biggest concern, Allah will place his poverty before his eyes and dissipate his concentration and nothing will come to him but that which is written for him"

Dua:- At last I pray Allah (SWT) may bless us to avoid all the prohibitions of Islam and follow the rules of Islam and saves us from the hell fire.

(Ameen.....)

Hina Kauser
Mohammed Ismail
Kareemnagar, M-IV

" يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ " (الحجرات: 12)

(9) Leaving the Friday and congregational prayers or ASR:-

"Who ever leaves the Friday congregational prayer three times negligently (in succession) then Allah will imprint hypocrisy upon him. "Meaning with a valid excuse. whoever leaves the Asr (after noon) prayer has had all his good deed nullified.

(10) Passing in front of the person in prayer:-

"if the one who passes in front of the person in prayer knew what his sins is ,it would be better for him to stand waiting there forty(days, months ,year)then to pass by in front of him "

(11) Annoying the people in the prayer:-

"Who ever eats onions, garlic should not come close to our mosque, for indeed the angels are harmed by that which harms the sons of Adam

(12) Talking too much without remembering Allah:-

Don't talk too much without remembering Allah, for indeed speaking too much without remembering Allah makes heart hard

(13) Cursing Satan:-

Don't abuse Satan, but seek Allah's refuge from his evils. One of the companion said, "one day as I was riding behind the prophet (s.a.w) on a donkey .it stumbled and I shouted ,"let Satan perish "the prophet

SOME PROHIBITIONS IN ISLAM

(1) Seeking to please people (instead of Allah) with one's Deed:-

Allah said "I am the most Independent and reach partner whoever does a deed of associating a partner in it with me, I will leave him and his associating of partnership".

(2) Envy and jealousy:-

Be aware of envy because envy devours good deeds as fire devours dry wood.

(3) Interest and usury:-

The messenger of Allah (s.a.w) cursed the one who took interest and the one who gave it. "If a person knowingly consumes one dirham of money in interest, his sin is more severe than the sin of thirty six acts of adultery."

(4) Building over graves and sitting on the graves-

The messenger of Allah(s.a.w)forbade plastering the graves, sitting on them or building over them .It would be better than for one of you to sit on burning coal and burn his clothes rather than sit on a grave

(5) Making pictures:-

The Picture makers will have the worst punishment on the day of resurrection .The angels don't enter into a house where there is a dog or picture.

(6) Back biting:-

Do you know what is back biting?"They said"Allah and his messenger know best. "He said"mentioning about your brother that which he dislikes."He said"if he has what you mention, this is back biting and if he does not, it is a false accusation."

مطبوعات

شریف غالب بن محمد الیمانی اسلامک ریسرچ اکیڈمی، حیدرآباد

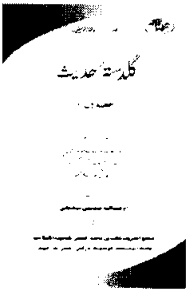

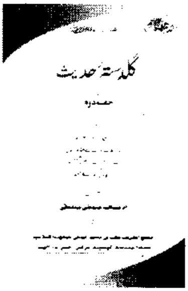

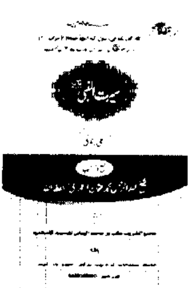

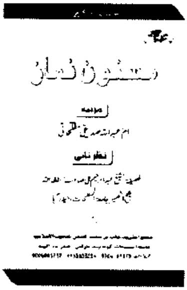

راہِ جنت

جمع وترتیب: شریف محمد بن عبداللہ الیمانی، رحمہ اللہ

اسلامی عقیدہ

تلخیص: الشیخ ابوالکلام المدنی

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(مکی ومدنی زندگی)

جمع وترتیب: شیخ عبدالرحمن محمد عثمان العمری

منتخب مسنون دعائیں

مرتبہ: ام عبداللہ صدیقی، مفلحاتی

گلدستہ حدیث، اوّل، دوم، سوم

جمع وترتیب: امّ عبداللہ صدیقی، مفلحاتی

نمازِ مسنون

جمع وترتیب: ام عبداللہ صدیقی، مفلحاتی

ملنے کے پتے

☆ جامعۃ المفلحات، کوتہ پیٹ، بارکس، حیدرآباد (الہند)

☆ مرکز الأیتام، کوتہ پیٹ، بارکس، حیدرآباد (الہند)

☆ جامعۃ الفلاح، شریف نگر، حیدرآباد (الہند)

فلاح انٹر نیشنل ریسیڈینشل اسکول

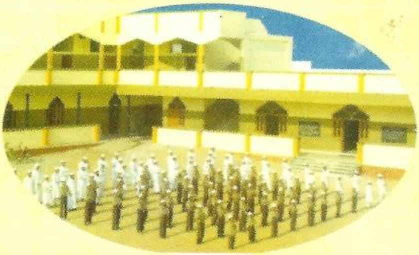

جامعۃ الفلاح شریف نگر

مرکز الأيتام مدرسة و سكن

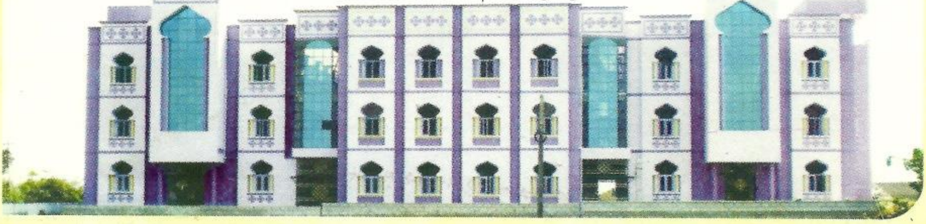

مرکز الأيتام مدرسة و سكن

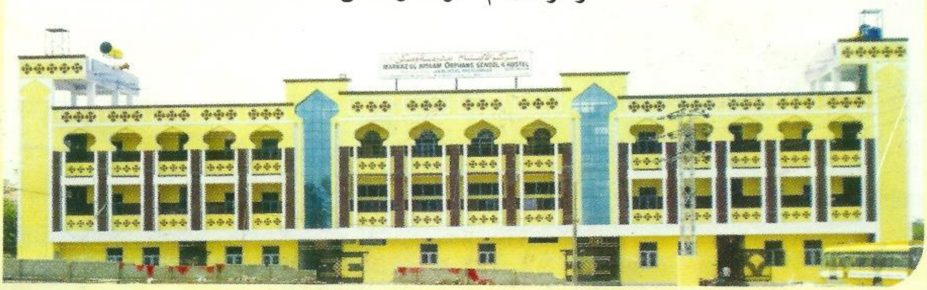

ہاسٹل برائے طالبات

جامعة المفلحات

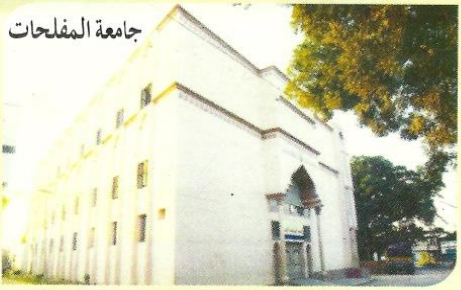

جامعہ کی بسیں

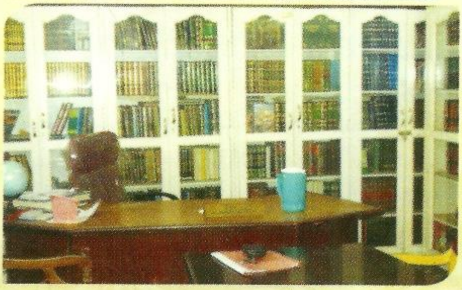

لائبریری